www.novelsclubb.com
ہمدرد
ناولز کلب
از قلم سائرہ ٹیلز
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

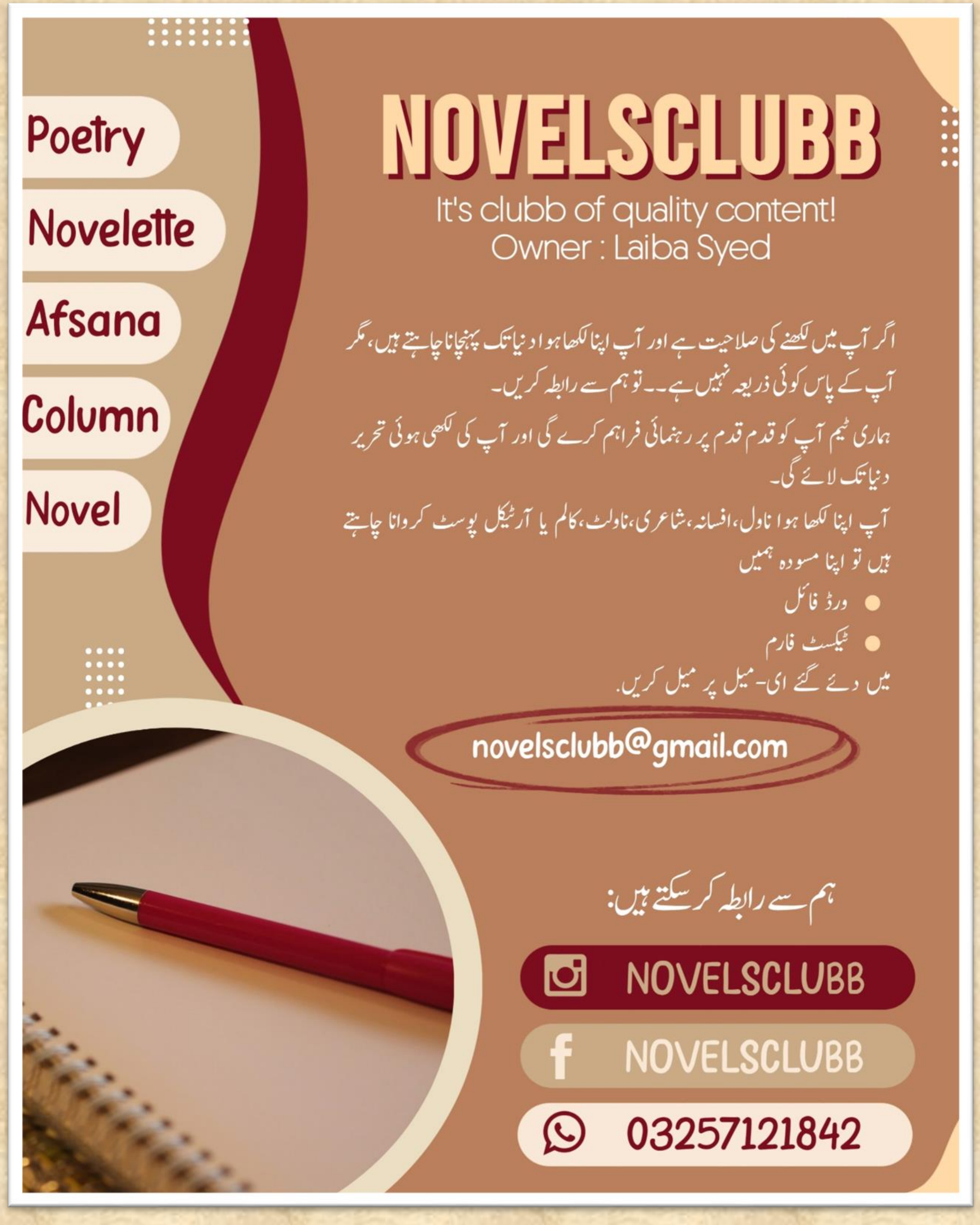

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

ہمدرد

از قلم

سائرہ ٹیلز

Clubb of Quality Content!

ناول "ہمدرد" کے تمام جملہ حق لکھاری "سائرہ ٹیلز" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

ہمدرد

راہداری میں چلتے ہوئے اس کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ واضح طور پر محسوس کی جا سکتی تھی۔اج اس پہ جو انکشاف ہوا تھا وہ کسی عذاب سے کم نہیں تھا۔ابھی اس نے ایک قدم اگے بڑھایا ہی تھا جب اسے انکھوں کے سامنے اندھیرا محسوس ہوا۔انکھیں بند کرنے سے پہلے جو اخری اواز اس کی سماعت سے ٹکرائی وہ بہت سے قدموں کی اپنی جانب بڑھنے کی تھی۔

"""________________"""

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسلامہ اباد

بس کرد و ہنزا ابیمار پڑ جاو گی۔ مسسز سلطان کی فکر مند سی اواز پر گارڈن میں موجود بارش میں بھیگتے وجود نے مڑ کر دیکھا۔

بس دو منٹ اور مما۔

دومنٹ کرتے کرتے ادھا گھنٹہ گزر چکا ہے۔ مسسز سلطان نے ڈانٹنے والے انداز میں

کہا۔

"اچھا ارہی ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ پھر سے بارش کو محسوس کرنے لگی جب سرد ہوا کا

جھونکا اس کے وجود سے ٹکرایا تو اس کے پورے وجود میں سردی کی ایک لہر دوڑ گئی کپکپاتے

ہوئے وہ اندر کی طرف بڑھی۔ بولا تھا نہ میں نے کے مت بھیگو۔ مسسز سلطان نے اس کے

کپکپانے پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔ "کچھ نہیں ہوتا مما اپ کو پتا تو ہے کے مجھے بارش کتنی پسند

ہے۔ اور پھر کون سا روز روز بارش ہوتی ہے"۔ اس نے اندر اتے ہوئے کہا۔

بعض اجاو اپنی حرکتوں سے تم۔

"اچھا میں چینج کر لوں۔ تب تک اچھی سی ایک کپ چاہے بنا دیں"۔

شکایت لگاوں گی تمہارے بابا کو میں اج۔ "اس کا کوئی فایدہ نہیں مما کیوں کے بابا

میری سا ہیڈ پر ہیں"۔ انہیں انکھ مار کر وہ سیڑھیوں کی طرف بھاگی۔

پاگل۔ جیسے ہی وہ فریش ہو کر باہر نکلی بالوں کو ٹاول سے ازاد کرتے قد اور اینے کے

سامنے کھڑی ہوئی تو اس کا خوبصورت سا سراپا واضع ہوا۔ لاہٹ براون کمر کو چھوتے

Clubb of Quality Content

بال، دودھیار نگت، باریک گلابی ہونٹ، بھرے بھرے گلابی گال اور اخر میں خوبصورت زمرد انکھیں جو اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی تھیں۔ ابھی وہ ہیر ڈرا ہے کر رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔ "اجاو" اجازت ملنے پر ملازمہ اندر داخل ہوئی۔ "بی بی جی اپ کی چائے"۔ "ہاں ادھر ٹیبل پر رکھ دو اور ماما سے کہنا تھینکیو"۔ جی اچھا۔ ملازمہ چائے رکھ کر واپس پلٹ گی۔ ساہیڈ ٹیبل سے اپنی سکیچ بک اٹھا کر اور اپنی چائے لے کر وہ بالکونی میں اگئ۔ بالکونی میں لگے شیڈ کی بدولت کچھ بھی گیلا نہیں ہوا تھا بارش کی رفتار بھی اب قدرے کم تھی۔ اب وہ چائے پینے کے ساتھ ساتھ کچھ ڈراء بھی کر رہی تھی۔ یہ اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"______________"

Pittsburgh(USA)

City of bridges

اپریشن تھیٹر کے باہر سرخ بتی جل رہی تھی جس کا مطلب تھا کے اندر اپریشن جاری تھا۔ اندر منہ پر ماسک چڑھائے، ہاتھوں پر گلوز پہنے ڈاکٹرز مہارت کے ساتھ ہاتھ چلا رہے تھے۔ ہیزل براون انکھیں سنجیدگی کے ساتھ ایک ہی نقطے پر مرکوز تھیں۔ ماتھے پر ننھے ننھے

پسینے کے قطرے بھی دیکھے جا سکتے تھے۔ باہر موجود پیشنٹ کی فیملی بے صبری سے منتظر تھی۔ کچھ دیر بعد سرخ بتی سبز میں تبدیل ہوئی ڈاکٹر باہر نکلا تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

operation is successful.

ڈاکٹر نے اپنے مخصوس پیشہ ورانہ انداز میں کہا۔

Thank you so much doctor.

Its my duty.

"پیشنٹ کو روم میں شفٹ کرنے کے بعد آپ ان سے مل سکتے ہیں"۔ڈاکٹر کہہ کر اگے بڑھ گیا۔ کسرتی جسم، ہلکی ہلکی بیرڈ، مغرور کھڑی ناک، ہلکی مونچھوں تلے عنابی ہونٹ، ذہین ہیزل براون انکھیں۔ بلاشبہ وہ ایک وجیہہ مرد تھا۔ دور سے ہی دیکھنے پر لگتا تھا کہ وہ کوئی ایشین ہے۔ ابھی وہ اپنے روم میں اکر بیٹھا ہی تھا جب کسی کی دھڑام سے اینٹری ہوئی

۔

Congratualtions Dr.Hadid zaman on

completing your first surgery.

ڈاکٹر ارسلان احمد حدید زمان کے بیسٹ فرینڈ۔ گندمی رنگت، سیاہ بال، لاہیٹ بیرڈ، سیاہ انکھیں جن میں ہر وقت شرارت ناچتی رہتی تھی۔

Thanks.

"اتنا سو کھا تھینکس۔ اس سے کام نہیں چلے گا ٹریٹ تو دینی پڑے گی"۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن تم اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو"۔

"کیا مطلب کیا کر رہا ہوں"؟ اس نے انجان بنتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک مجھے یاد ہے یہ تمہارا ڈیوٹی ٹائم ہے"۔

"وہ میری جگہ ڈاکٹر ماریہ سنبھال رہی ہیں"۔ اس نے خوش ہوتے ہوئے بتایا۔

"اور وہ کس خوشی سے تمہاری جگہ اون ڈیوٹی ہیں"۔ اس نے ابرو اچکاتے ہوئے سوال کیا۔

Clubb of Quality Content

وہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔۔

وہ کیا؟"وہ میں نے انہیں تمہارا نام لیا تو وہ فورن مان گیں"۔

"میں نے تم سے کتنی دفع کہا ہے کہ اس طرح کی حرکتیں مت کیا کرو"۔

"یار اتنی نائس تو ہیں وہ۔سب ان کے اگے پیچھے گھومتے ہیں اور وہ تمہارے پیچھے لیکن ایک تم ہو کے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتے"۔اس نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔

ارسلان۔۔۔۔۔۔۔

"اوکے اوکے میں سمجھ گیا۔اس نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

ویسے ایک بار سوچنے میں کون سا ٹیکس لگتا ہے"۔

"ایک منٹ سے پہلے میری نظروں سے دور ہو جاو"۔ورنہ۔۔۔۔۔۔

اچھا جارہا ہوں۔غصہ تو نہ کر۔ویسے میں کیا کہہ رہا تھا کہ

"تم ایسے نہیں جاوگے"۔اس نے اٹھ کر اسے بازو سے پکڑ کر باہر نکالا اور دروازہ اس کے منہ پر بند کر دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"حد ہی ہو گئ۔ مطلب میری کوئی عزت ہی نہیں۔ بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا"۔

بڑبڑاتے ہوئے وہ اپنے ڈیپارٹمینٹ کی طرف بڑھ گیا۔

‘‘‘________________________‘‘‘

مسلسل بجتے فون کی اواز پر اس نے تنگ اکر موبائل اٹھایا اوپر انصا کالنگ لکھا دیکھ کر اس نے کال پک کر کے فون کان سے لگایا۔ ہیلو۔۔۔۔

"ہیلو کی بچی اسائنمنٹ کمپلیٹ کر لی۔ میڈیکل کے سٹوڈینٹس کو تو سونے کا وقت ہی نہیں ملتا اور یہاں میڈم کی نیند ہی نہیں پوری ہو رہی"۔ انصا جو ہنزا کی بیسٹ فرینڈ پلس کزن بھی تھی فون اٹھاتے ہی شروع ہو گئ۔

"ارام سے بہن سانس تو لے لے۔ اور ساری رات کام ہی کرتی رہی ہوں میں ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی سوئی تھی۔ اینڈ تھینکس ٹو یو جو اپ نے جگا دیا"۔

"مجھے کیا پتہ تھا۔ اچھا اب جلدی سے تیار ہو جا لیٹ مت ہونا اور انٹی کو میرا سلام کہنا"۔

"اور کچھ رہے گیا ہے تو وہ بھی بتا دو"۔

"نہیں بس ہو گیا"۔

"شکر ہے۔اچھا اب میں رکھتی ہوں"۔ بائے۔

ہمم۔ بائے۔

وہ تیار ہو کر نیچے ائی تو ناشتے کی ٹیبل پر مسٹر اینڈ مسسز سلطان پہلے ہی موجود تھے۔

اسلام علیکم۔اس نے سلام دے کر اپنی جگہ سنبھالی۔ وعلیکم اسلام۔ کیسا ہے میرا بچہ۔ مسٹر سلطان نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پیار سے مخاطب کیا۔

" بلکل ٹھیک بابا"۔اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔پڑھائی کیسی چل رہی ہے؟

"اچھی چل رہی ہے۔ویسے بھی ابھی تو سٹارٹ ہے"۔اس نے کھاتے ہوئے جواب دیا۔

ہنزا سلطان مسٹر اینڈ مسسز سلطان کی اکلوتی بیٹی تھی۔ہنزا کے والد کا شمار بزنس مینز میں ہوتا تھا۔ڈاکٹر بننا اس کا Aim of life تھا۔اس وقت وہ Avicena Medical College جو کے اسلامہ اباد کے چند بڑے کالجز میں سے ایک تھا میں تعلیم حاصل کر رہی تھی۔

‘‘‘ ______________________ ‘‘‘

وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ایا تھا ہسپتال سے واپس۔ارسلان کا ابھی ڈیوٹی ٹاہم تھا اس لیے وہ نہیں ایا تھا۔دونوں ایک ہی اپارٹمینٹ میں رہتے تھے۔فریش ہونے کے بعد اس نے اپنے لیے کافی بنائی اور لیبٹاپ لے کر بیٹھ گیا جب کچھ یاد انے پر اس نے ٹاہم دیکھا اور ویڈیو کال ملائی جو کچھ دیر کے توقف کے بعد اٹھالی گئ تھی۔

اسلام علیکم۔۔۔اس نے سلام میں پہل کی۔

وعلیکم اسلام۔کیسے ہو حدید بیٹا؟دوسری طرف سے نرم سی اواز ابھری۔

بلکل ٹھیک۔ایم سوری میں اپ کی کال نہیں پک کر سکا۔اس وقت میں ایک پیشنٹ کی فیملی کے ساتھ بزی تھا۔

Clubb of Quality Content

کوئی بات نہیں بیٹا۔تم یہ بتاو کے سرجری کیسی رہی تمہاری؟کیسا ایکسپیرینس تھا؟

اچھا تھا اور سرجری بھی کامیاب رہی۔

پاکستان کب ارہے ہو پھر؟انہوں نے انکھوں میں امید لیے پوچھا۔امبر بہت یاد کرتی ہے تمہیں تمہاری کال کا انتظار کرتے کرتے سو گئ۔تمہارے بابا بھی پوچھ رہے تھے اب تو اتنا وقت ہو گیا ہے۔

فلحال تو کچھ سوچا نہیں مگر کوشش کروں گا۔

ٹھیک ہے میں انتظار کروں گی۔اپنا خیال رکھنا۔

جی۔ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔

مسسز زمان حدید کی سگی ماں نہیں تھیں۔وہ پانچ سال کا تھا جب اس کی ماں کی ڈیتھ ہو گئ تھی۔اس کے بعد سے وہ بہت خاموش رہنے لگا تھا اس کے بابا مسٹر زمان نے اس کی تنہائی کہ خیال سے دوسری شادی کر لی جس میں سے ان کی دو اولاد ہوہیں۔ضیا اور امبر۔مگر مسسز زمان نے کبھی بھی اسے سوتیلا نہیں سمجھا تھا۔ضیا اور امبر سے بھی زیادہ اس کا خیال رکھتی تھیں۔یہی وجہ تھی کہ وہ ان کی بہت عزت کرتا تھا۔

لیکن اج اسے اپنی ماں کی بہت یاد ا رہی تھی اگر وہ ہوتیں تو بہت فخر محسوس کرتیں اس پر۔

"‘‘_______________________‘‘‘

ریڈی ہو نہ تم؟ ہنزا نے انصا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

شاید۔۔۔۔ہاں یا ناں؟ یہ شاید کیا ہوتا ہے۔

مطلب ہا۔۔۔ہاں۔اس نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

دیکھ لو اگر کچھ گڑ بڑ ہوئی تو میں نے تو ہاتھ کھڑے کر لینے ہیں اگے تم جانوں۔اس نے صاف صاف مکرتے ہوئے کہا۔کیوں بھئی پلین تو ہمارا مشترکا تھا نہ تو اونٹ کی طرح مار میں اکیلے کیوں کھاوں۔انصا نے The jack and the camel والی سٹوری کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔

وہ اس لیے کیوں کے جیسی گندی ایکٹینگ تو اس وقت کر رہی ہے اگر مما اور انٹی کے سامنے کی نہ تو پھر تو ہم گ ئے۔

دونوں اس وقت میٹرو سٹیشن پر موجود تھیں۔ہنزا نے لایٹ پنک اور وایٹ کلر کے امتزاج کی شرٹ اور ٹراوزر پہن رکھا تھا اس کے بر عکس انصا نے سیم سٹاہل میں بیلو اور وایٹ امتزاج کی شرٹ اور ٹراوز پہن رکھا تھا۔

ہنزا کے بر عکس انصا کے بلیک بال تھے،سفید رنگت،براون انکھیں جن پر گلاسسز لگی ہوئی تھیں۔وہ خوبصورت تھی مگر ہنزا سے کم۔اج ویک اینڈ تھا تو سب دوستوں نے اوٹنگ کا پلین بنایا تھا۔ان دونوں نے گھر میں یہ بولا تھا کے ان کی ایک دوست بیمار ہے اور اس کی

عیادت کے لیے جانا ہے کیوں کہ ایسے انہیں اکیلے جانے کی اجازت نہ ملتی اور اب بیٹھ کر دونوں پریکٹس کر رہی تھیں کے اگر پکڑی جایئں تو کیا بولنا ہے۔ میٹرو کے اتے ہی دونوں اس میں سوار ہویئں اور جگہ سنبھالی۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی جب انصا نے ہنزا کو کہنی ماری۔

کیا تم بھی وہی سوچ رہی ہو جو میں سوچ رہی ہوں؟

ہاں بہت اچھی لگ رہی ہے سوچ رہی ہوں ارڈر کر لیتی ہوں؟

ایک منٹ تم کس کی بات کر رہی ہو؟ انصا نے نا سمجھی سے پوچھا۔

اس ڈریس کی۔ اس نے موبائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ تم کس کی بات کر رہی تھی؟

اوفو! میں تو لڑکے کی بات کر رہی ہوں؟

لڑکا۔۔۔ کون لڑکا؟ ارے وہی جو سامنے بیٹھا ہے اور کب سے ہمیں گھوری جا رہا ہے۔ انصا کے کہنے پر اس نے سامنے دیکھا تو وہ واقع ہی انھیں گھور رہا تھا۔ جب اچانک وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور ان کی طرف بڑھنے لگا۔ یہ تو ادھر ہی ارہا ہے۔ اس حصے میں زیادہ

لوگ موجود نہ تھے۔ ہنزا نے اپنے بیگ پر گرفت مضبوط کرلی۔ جیسے ہی وہ لڑکا قریب ایا اس نے بلیک پیپر سپرے نکال کر اس کی انکھوں پر سپرے کر دیا۔ وہ جو اپنے دھیان میں تھا اچانک ہوئے حملے پر بلبلا کر رہ گیا۔

تمیز نہیں ہے تم میں۔ پہلی دفع لڑکیاں دیکھی ہیں۔

کیا ہوا میڈم؟ اس کی اواز سن کر لوگ اکھٹے ہو گئے تھے۔

یہ لڑکا ہمیں کب سے گھور رہا تھا۔

کیوں بھئی کیا مسلہ ہے؟ ان میں سے ایک ادمی نے سخت لہجے میں نیچے گرے لڑکے کو مخاطب کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایسا کچھ نہیں ہے ان کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ دراصل یہ سیٹ میری ہے میں پانی لینے گیا تھا۔ جب میں واپس ایا تو یہ دونوں میری جگہ پر بیٹھی تھیں تو میں نے انھیں اٹھانا مناسب نہیں سمجھا۔ اس بیچارے نے اپنے حق میں صفائی دیتے ہوئے کہا۔

اگر جگہ دے ہی دی تھی تو گھور کیوں رہے تھے۔

میں اپ کو نہیں اپنے بیگ کو دیکھ رہا تھا۔اور اسی کو لینے کے لیے اٹھا تھا۔اس نے اپنے بیگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جوان کے ساتھ ہی سیٹ پر پڑا تھا۔

تو پہلے نہیں بتا سکتے تھے۔ہنزا نے کہا۔

اپ نے بولنے کا موقع ہی کہاں دیا۔ایسے ہی ایک شریف انسان پر الزام لگا دیا۔اب دونوں کا شرمندگی کے مارے سر ہی نہیں اٹھ رہا تھا۔مطلوبہ سٹیشن کے انے پر دونوں میٹرو سے اتر گیں۔

میٹرو راس نہیں ائی ہمیں۔ہنزا نے چلتے ہوئے کہا۔

یہ سب نہ ہمارے جھوٹ کی وجہ سے ہوا ہے جو ہم بول کر ائی ہیں۔انصا کو تو یہی دکھ کھائے جا رہا تھا۔

چلو اب لیٹ ہو رہی ہے۔بعد میں سوگ منا لینا۔ہنزا نے اسے بازو سے کھینچتے ہوئے کہا۔

اچھا ہاتھ تو چھوڑو میرا۔

"________________________"

رات کے ساڑھے نو کا وقت تھا۔دونوں اس وقت seventh street bridge پر موجود تھے۔ارسلان نے حدید کو زبردستی تیار کیا تھا ورنہ وہ تو مان ہی نہیں رہا تھا لیکن ارسلان بھی اپنے نام کا ایک تھا۔دونوں ہاتھ میں کافی پکڑے واک کر رہے تھے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔چاند کی روشنی پانی پر پڑ رہی تھی اور خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی۔

اللہ کی بنائی ہوئی یہ دنیا کتنی خوبصورت ہے مگر دوسری ہی طرف دیکھیں تو محض ایک سراب ہے۔حدید نے چلتے ہوئے کہا۔

ایک خوبصورت سراب۔ارسلان نے اس کی بات میں اضافہ کیا۔

بلکل۔اس نے صرف اتنا ہی کہا۔دونوں چلتے چلتے کافی دور اگئے تھے اور اب ایک طرف رکھے بینچ پر بیٹھے تھے جب اچانک ارسلان کو شرارت سوجھی۔

یار حدید۔۔۔اس نے حدید کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

ہاں۔وہ ڈاکٹر ماریہ تیرا پرسنل نمبر مانگ رہی تھیں۔

تو۔۔۔تو وہ یہ کے میں نے انہیں دے دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا۔۔۔۔اس نے غصے سے کہا۔

ہاں وہ اتنے پیار سے مانگ رہی تھیں تو میں نے دے دیا۔

اگر کوئی تمہیں پیار سے زہر کھانے کے لیے دے تو تم کھالو گے ؟

ویل اگر دینے والا پیارا ہو تو سوچوں گا۔

کچھ بھی۔میں نے تمہیں کتنی دفع منع کیا ہے۔بعض اجاو اپنی حرکتوں سے تم۔اس نے ڈانٹنے والے انداز میں کہا۔

میں نے تو صرف تمہارے بھلے کے لیے کیا۔اس نے معصوم بننے کی اداکاری کی۔

پناہ مانگتا ہوں میں تمہاری بھلائی سے۔اس نے ہاتھ جوڑنے والے انداز میں کہا۔

اچھا ریلیکس۔مزاق کر رہا تھا یار۔تیری اجازت کے بغیر ایسا تھوڑی کروں گا میں۔تو اپنے بھائی کو جانتا نہیں ہے۔

بہت اچھے سے جانتا ہوں میں۔خیر کافی دیر ہو گئی ہے اب ہمیں چلنا چاہیے۔کل ارلی مارننگ ڈیوٹی بھی ہے۔اس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content

اتنی جلدی رکتے ہیں نہ ابھی۔کتنا اچھا موسم ہے۔

تم میری محبوبہ نہیں ہو جس کے کہنے پر میں رک جاوں گا۔اور یہ جلدی نہیں ہے گیارہ بجنے والے ہیں۔اس نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

او۔یعنی اگر محبوبہ ہوتی تو رک جاتے۔اس نے تنگ کرتے ہوئے پوچھا۔

بتایا نہیں تم نے۔ نہیں۔بتاو نہ۔دونوں اسی طرح نوک جھوک کے ساتھ اب نظروں سے اوجھل ہوتے جارہے تھے۔

"__________"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبح بیدار ہوئی تو معمول کے مطابق ہر کوئی اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ایسے میں پورش علاقے میں واقع ایک گھر کے باہر لگی نیم پلیٹ پر زمان ہاوس لکھا تھا۔اندر گارڈن میں موجود امبر (حدید کی بہن) پودوں کو پانی دے رہی تھی۔ڈور بیل کی اواز پر اس نے ملازم کو دروازہ کھولنے کے لیے بولا۔دروازہ کھلتے ہی ضیا لڑ کھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا شاید اسے کوئی چھوڑ کر گیا تھا۔وہ شاور نیچے رکھ کر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

بھائی اپ رات کو کہاں تھے؟ بابا اپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔وہ تو جیسے تیسے ماما نے انہیں ٹالا۔

وہ کوئی بھی جواب دیے بغیر اندر بڑھ گیا۔

بھائی۔۔۔۔بھائی وہ بھی اس کے پیچھے بھاگی۔

ضیا۔ مسسز زمان اس کی اواز سن کر کچن سے باہر نکلیں۔

رات کو کہاں تھے بیٹا۔

دوستوں کے ساتھ تھاما م۔اس نے بھاری ہوتی اواز کے ساتھ کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تم نے شراب پی ہے۔انہوں نے حیرت کے عالم میں کہا۔

نہیں توے۔۔۔۔میں نے تو نہیں پی۔

یاخدا۔۔۔۔ضیا کیا ہو گیا ہے تمہیں؟تم نے اتنی حرام چیز کو ہاتھ بھی کیسے لگایا۔

اگر۔۔۔اگر تمہارے بابا کو پتا چلا تو کیا ہو گا۔انہوں نے پریشانی سے کہا۔

مجھ۔۔۔۔۔۔مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے۔یہ کہہ کر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا اور جاتے جاتے صوفے سے بری طرح سے ٹکرایا۔پیچھے امبرا ابھی تک منہ پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔

‘‘‘_______________________‘‘‘

وقت کا کام ہے گزرنا جو کے وہ بخوبی انجام دے رہا تھا۔اج سلطان ہاوس میں معمول کے مطابق کم چہل پہل تھی اس کی سب سے بڑی وجہ تھے ہنزا کے ایگزیمز۔اس وقت بھی وہ لاونج میں نیچے کارپٹ پر کتاب میں سر دے کر بیٹھی ہوئی تھی۔اس پاس کتابیں پھیلا کر رکھی ہوئی تھیں۔بیگ اوپر صوفے پر پڑا تھا۔تھوڑی دیر بعد مسسز سلطان داخلی دروازے سے اندر داخل ہوئیں ان کی تیاری سے لگتا تھا شاید وہ کسی دعوت پر مدعو تھیں۔

اف! میں تو تھک گی اج۔انہوں نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

نوری مما کے لیے پانی لے کر او۔ہنزا ملازمہ کو کہہ کر ان کی طرف متوجہ ہوئی۔

کیوں کیا ہوا مما؟

ہونا کیا تھا ہر بار کی طرح مس شکیلا کی برائیاں شروع۔

پڑوس والی نگت کی بہو کو دیکھا ہے ہر وقت سجنے سورنے کی پڑی رہتی ہے گھر کا کوئی خیال نہیں۔اور یہ سعدیہ کا نیکلس دیکھا ہے پچھلی دفع بھی یہی پہنا تھا مجھے تو لگتا ہے بس ایک ہی ہے وغیرہ وغیرہ۔اگر میں تھوڑی دیر اور رکتی نہ تو ضرور پاگل ہو جاتی۔

ان کی باتیں سن کر وہ ہنسنے لگی۔ مما یہ وہی مس شکیلا ہے نہ جن کی خود کی بہو ان سے ہر وقت لڑتی رہتی ہے۔

ہاں بیٹا وہی ہے۔

مجھے سمجھ نہیں اتی مما کے لوگ اتنے ججمینٹل اور کریٹیکل کیسے ہو سکتے ہیں۔اب ضروری تو نہیں کے وہ ایک ہی ہار پہنتی ہیں تو ان کے پاس اور نہیں ہے وہ ان کا پسندیدہ بھی تو ہو سکتا ہے نہ۔دوسروں کے مسلوں پر دھیان دینے کی بجائے اگر ہم اپنے گریبان میں جھانک لیں نہ تو مجھے نہیں لگتا کے کسی کو بھی اصلاح کی ضرورت ہو گی۔ لیکن پھر انسانی فطرت کہاں جائے۔

ہم کیا کر سکتے ہیں بیٹا زیادہ سے زیادہ خود کو اس چیز سے دور رکھ سکتے ہیں۔ کیونکے انسان وہی کرتا ہے جو وہ کرنا چاہتا ہے اور وہی سمجھتا ہے جو وہ سمجھنا چاہتا ہے۔ انہوں نے سرد اہ بھرتے ہوئے کہا۔

خیر تمہاری تیاری کیسی چل رہی ہے؟

اچھی۔ اس نے کھانستے ہوئے جواب دیا۔

کیا ہوا تمہاری طبعیت تو ٹھیک ہے نہ۔ انہوں نے پریشانی سے استفسار کیا۔

جی۔ پتا نہیں یہ بے موسمی کھانسی کہاں سے اٹپکی۔

دھیان رکھو اپنا۔ پڑھائی ایک طرف مگر صحت پہلے۔

بس زرا سی کھانسی ہے مما۔ ابھی میڈیسن لوں گی ٹھیک ہو جائے گی۔ اپ فکر مت کریں۔ اپنی چیزیں وغیرہ سمیٹ کر وہ کمرے کی طرف بڑھ گئ۔

’’’______________________________’’’

Clubb of Quality Content

اج ان دونوں کا لاسٹ ایگزیم تھا۔ ایگزیم سے فارغ ہو کر وہ دونوں اب کینٹین میں موجود سموسوں سے انصاف کر رہی تھیں۔

شکر ہے یار ان سے جان چھوٹی۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی عدالت کا کیس تھا جو اب جا کر اپنے نتیجے کو پہنچا انصا نے کھاتے ہوئے کہا۔

ہاں یار۔ ہنزا نے کہا جب ان کی ایک کلاس فیلو روتی دھوتی کینٹین میں داخل ہوئی ساتھ اس کی چمچیاں اسے چپ کروا رہی تھیں۔

اسے کیا ہوا ہے۔ انصا نے اسے دیکھ کر ہنزا سے پوچھا۔

ہونا کیا ہے سر عام چیٹینگ کرنے میں مصروف تھی میڈم۔ Invigilator نے دیکھ لیا اور پیپر لے لیا۔ تب سے یہی چل رہا ہے۔ چیٹینگ کرنے کے بھی کچھ رولز ہوتے ہیں۔ پر انہیں کون سمجھائے۔

سہی بات ہے۔ اب ہر کوئی ہماری طرح تو سمجھ دار نہیں ہوتا نہ۔ اس کے جواب پر انصا نے کہا۔

زیادہ نہیں ہو گیا۔ ہنزا کے کہنے پر وہ دونوں ہنسنے لگیں۔ شاید۔

"________________"

کالج سے واپس اکر وہ سونے کے لیے لیٹنے ہی لگی تھی جب اچانک اس کے سینے میں درد ہوا۔ایسا پہلی دفع نہیں ہوا تھا کچھ دنوں سے اس کے ساتھ یہی ہو رہا تھا لیکن اس نے خاص توجہ نہ دی۔ مگر اب اسے سانس لینے میں بھی تکلیف ہو رہی تھی۔ مسسز سلطان جو کسی کام کے سلسلے میں اس کے کمرے میں ائیں تھی اسے سینے پر ہاتھ رکھے سانس لیتے دیکھا تو فورن سے پہلے اس تک پہنچیں۔

کیا ہوا ہنزا؟ میری طرف دیکھو بیٹا۔انہوں نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا۔

Clubb of Quality Content

پتا نہیں مما درد ہو رہا ہے۔اور سانس لینے میں بھی تکلیف ہو رہی ہے۔

کب سے ہو رہا ہے یہ؟

کچھ دنوں سے۔

یا خدا! تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ چلو اٹھو ہسپتال چلیں میں تمہارے بابا کو کہتی ہوں گاڑی نکالیں۔وہ کہہ کر جلدی سے نیچے کی طرف بھاگیں۔

"________________________"

PIMC(pakistan international medical centre)

یہ صرف ایک ہسپتال نہیں تھا پیشنٹز کے لیے سیکنڈ ہوم تھا۔اور اگر اسے ال ان ون کہا جائے تو بھی غلط نہ ہو گا۔

یہاں مختلف اقسام کے ڈیپارٹمینٹس تھے

cardiology,neurology,obstetrics,pediatric

Highly .وغیرہ وغیرہcancer,genetics,psychiatry

qualified staffموجود تھا۔ہاسپٹل کا ہر روم ویل فرنیشڈ تھا اور اس طرز کا تھا کے پیشنٹز کو فیل نہ ہو کے وہ ہسپتال میں ہیں۔صرف اتنا ہی نہیں بچوں کے لیے مختلف لرننگ کلاسز اور دوسری activitiesبھی تھیں۔بڑے،بوڑھوں کے لیے پارک موجود تھا۔

ڈاکٹرز کے لیے ہاسٹل کی سہولت بھی دستیاب تھی۔boarding schoolکی طرح۔

باہر سے دیکھنے پر لگتا ہی نہیں تھا کے یہ ایک ہسپتال کی عمارت ہے۔ایسا لگتا تھا جیسے کوئی بڑا سا ہوٹل ہو۔

اس کا چیک اپ ہو چکا تھا۔اس کے مختلف ٹیسٹ کروائے گ ئے تھے۔ جن کی رپورٹز انا باقی تھیں۔ وہ اپنے بابا کے کندھے پر سر رکھے ہوئے تھی جب ڈاکٹر اندر داخل ہوئے وہ ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر تھے سر کے بال بھی کچھ کچھ سفید ہو چکے تھے۔ڈاکٹر فاروق۔ وہ مسٹر سلطان کے بہت اچھے دوست بھی تھے۔

بیٹا اپ باہر جاو مجھے اپ کے والدین سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے۔انہوں نے نرمی سے ہنزا کو مخاطب کیا۔اس نے پریشانی سے اپنے بابا کی طرف دیکھا پھر ان کے سر ہلانے پر وہ اٹھ کر باہر چلی گئ۔

اخر ایسی کیا بات ہے جو مجھے باہر ہی نکال دیا۔ وہ اگے جانے کی بجائے دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئ۔

اندر ڈاکٹر فاروق نے اپنی جگہ سنبھالی اور سنجید گی سے ان کی جانب متوجہ ہوئے۔

کیا ہوا ہے ڈاکٹر فاروق میری بیٹی کو۔ سب ٹھیک تو ہے نہ۔

مسٹر سلطان اپ کی بیٹی کو cystic fibrosis ہے۔یہ ایک rare genetic disorder ہے اور اس میں سروایول کے چانس ففٹی پرسنٹ ہوتے ہیں۔

ان کی بات سن کر وہ دونوں شاک میں چلے گئے۔ مسسز سلطان تو باقاعدہ رونے لگ گئی تھیں۔جب کے باہر کھڑے وجود نے جس ہاتھ سے دروازے کہ ہینڈل کو تھام رکھا تھا وہ اس کے پہلو میں اگرا۔اسے اپنی سماعت پر یقین ہی نہیں ارہا تھا اسے لگا جیسے اس نے کچھ غلط سن لیا ہو۔ڈاکٹر اور بھی کچھ کہہ رہے تھے مگر اسے سنائی نہ دیا یا اس نے سنا نہیں وہ راہداری میں اگے بڑھ گئی جب اچانک چکرا کر نیچے گر گئی۔

"________________"

گاڑی پارک کر کے وہ باہر نکلا اس نے وایٹ کوٹ پہن رکھا تھا۔اب وہ اپنی مخصوص چال کے ساتھ PIMC کی عمارت میں داخل ہو رہا تھا۔ریسیپشن پر رک کر اس نے کچھ پوچھا پھر وہ اگے بڑھ گیا۔لفٹ میں سوار ہو کر اس نے مطلوبہ فلور کا نمبر پریس کیا۔سب کے سلام کا جواب دیتا وہ مطلوبہ کیبین میں پہنچا۔وہ کوئی اور نہیں تھا حدید زمان تھا۔اندر ارسلان کسی فایل کا معاہنہ کر رہا تھا۔اب اپ یہ سوچ رہے ہوں گے کے وہ دونوں یہاں پر کیسے پہنچے۔اس کو جاننے کے لیے تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا۔

اگئے تم؟ارسلان نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

ہاں۔وہ بیمار ہونے کی وجہ سے دو دن بعد ایا تھا۔

کس کی فایل ہے یہ۔اس نے فایل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ایک نیو CF کی پیشنٹ ائی ہے۔اسی کی فایل ہے۔

سی ایف۔اس نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

ہاں سی ایف۔میں خود حیران ہوں کیوں کے ایسے کیسسز بہت rare ہوتے ہیں سپیشلی ایشینز میں۔

کیا نام ہے پیشنٹ کا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہنزا سلطان۔

کیا کہا تم نے؟حدید کو لگا شاید اس نے غلط سنا ہو۔

میں نے کہا ہنزا سلطان نام ہے پیشنٹ کا۔

کیا تمہیں یقین ہے۔اس نے ایک دفع پھر پوچھا۔

ہاں بھئی فایل پہ یہی نام لکھا ہوا ہے۔میں ابھی وہیں جارہا ہوں تم بھی چلو۔

ہاں چلو۔

"""___________________________"""

ہوش میں انے کے بعد وہ بہت روئی تھی۔اسے تو یقین ہی نہیں ارہا تھا لگ رہا تھا جیسے کوئی بہت برا خواب دیکھ رہی ہو۔مگر یہ حقیقت تھی تلخ حقیقت۔اج جہاں وہ ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے موجود ہونا چاہتی تھی وہاں ایک مریض کی حیثیت سے موجود تھی۔اسے ادھر ہی ایڈمیٹ کر لیا گیا تھا۔ابھی وہ دوایوں کے زیر اثر سو رہی تھی۔

حدید کو بس یہی خیال ارہا تھا کے جیسا وہ سوچ رہا ہے ویسا کچھ نہ ہو مگر جیسا ہم چاہتے ہیں ویسا نہیں ہوتا۔

مطلوبہ کمرے تک پہنچ کے کشمکش میں مبتلا دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا بیڈ پر لیٹے وجود کو دیکھ کر وہ ساکت رہ گیا۔اسے وہ نظروں کا دھوکہ لگ رہا تھا۔ارد گرد سب دھندلا ہو گیا اور وہ کہیں ماضی کی یادوں میں جا پہنچا۔

"""___________________________"""

(ماضی)

Clubb of Quality Content!

یہ ان دنوں کی بات ہے جب وہ مسسز زمان کے بہت اصرار پر پاکستان موجود تھا۔ ارسلان اور وہ مل کر آئے تھے۔انہیں دنوں وہ اپنے ایک کالج کے زمانے کے دوست سے ملنے کے لیے Avicena medical college گئے تھے جو کے وہاں پہ ایک پروفیسر تھا۔وہ کوریڈور میں کھڑے ہو کر ارسلان کا انتظار کر رہا تھا جب اچانک اس کی نظر سامنے کی طرف اٹھی اور پھر پلٹنا بھول گئی سامنے سبزہ زار پر ایک بینچ پر بیٹھی وہ کچھ بنا رہی تھی۔اس نے بلیک کلر کا نفیس ساٹراوزر شرٹ پہن رکھا تھا ساتھ ہم رنگ دوپٹہ سر پر جما رکھا تھا جس میں سے کچھ لٹیں نکل کر اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں جنہیں وہ بار بار جنجھلا کر کان کے پیچھے اڑس رہی تھی یکہ یک اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا اور وہ مبہوت رہ گیا وہ اندازہ نہیں لگا پایا کے اس کی انکھیں زیادہ خوبصورت تھیں یا وہ خود۔اب وہ کسی لڑکی سے بات کر رہی تھی جو شاید اس کی دوست تھی۔وہ وہاں سے جا چکی تھی مگر وہ ابھی بھی ان انکھوں کے زیر اثر تھا شاہد اسے ہی love at first sight کہتے ہیں۔اس کا تسلسل ٹوٹا تو اس کی نظر اس ڈاہری پر پڑی جسے وہ وہیں چھوڑ کر چلی گئی تھی۔اس نے وہ ڈاہری اٹھالی اس کے پہلے پیج پر ایک لڑکی کی سکیچنگ کی گئی تھی اس کا چہرہ واضح نہ تھا اس نے وایٹ کوٹ پہن رکھا تھا اور گلے میں سٹیھتو سکوپ موجود تھا اس کے اختیتام پر کچھ لکھا ہوا تھا کوئی نام۔

ڈاکٹر ہنزا سلطان۔نام پڑھتے ہی اس کے لب مسکراہٹ میں کیوں ڈھلے اسے خود بھی نہیں معلوم تھا۔وہ ڈاہری وہ اپنے ساتھ لے گیا۔واپسی کے سارے راستے وہ اسے ہی سوچتا رہا اور اس کے بعد وہ اسے بھولا ہی نہیں۔

"""___________________"""

حال

اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کے وہ اسے دوبارہ ایسے دیکھے گا اس مقام پر۔

اسے ہوش اچکا تھا۔ڈاکٹر فاروق حدید کا تعارف کروا رہے تھے۔یہ ڈاکٹر حدید زمان ہیں۔ He is a cardiologist ان کے کہنے پر اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اور پھر اس نے نظریں جھکا لیں۔پہلی دفع ان نظروں میں چمک تھی اور اب وہاں خاموشی کا راج تھا۔وہ کمرے سے باہر نکل گیا ارسلان بھی اس کے پیچھے ایا تھا۔

کیس کی نوعیت کیا ہے؟ اس نے کمرے میں اکر ارسلان سے پوچھا۔

ویل جیسا کے تم جانتے ہو کے یہ ایک complex condition ہے لیکن خوش قسمتی سے ان کا کیس زیادہ severe نہیں ہے صرف کچھ symptoms ہی

سامنے ائے ہیں جنہیں proper medication سے کم کیا جا سکتا ہے۔اس لیے انہیں ایڈمیٹ کر لیا گیا ہے۔

کیس کے انچارج کون ہیں؟

ڈاکٹر فاروق ان کے ساتھ ان کے فیملی ٹرمز ہیں۔اور میں انہیں Assist کر رہا ہوں۔

ان کا خیال رکھنا اور مجھے اپ ڈیٹ کرتے رہنا۔وہ کہہ کر رکا نہیں باہر نکل گیا۔اور پیچھے ارسلان یہ سوچ رہا تھا کے اسے کیا ہوا تھا۔اج سے پہلے تو اس نے اس کے کسی کیس میں اتنی دلچسپی ظاہر نہیں کی تھی۔وہ پیشنٹز کے لیے concerned تھا مگر اتنا نہیں۔

اسے یہاں ائے ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا تھا۔اس دوران کافی لوگ اس سے ملنے کے لیے ائے تھے انصا اور اس کی فیملی بھی دو تین بار اچکی تھی۔انصا تو خوب روئی تھی مگر اس نے خود کو سنبھال لیا کیوں کہ اسے اپنی بیسٹ فرینڈ کو بھی سنبھالنا تھا لیکن شاید وہ پہلے ہی سنبھل چکی تھی پہلے پہلے اس کے مما بابا اس کے ساتھ ہی تھے مگر پھر اس نے انہیں ضد کر کے واپس

بھیج دیا کے وہ ٹھیک ہے اب وہ ہر وقت تو اس کے ساتھ نہیں رہ سکتے نہ اور پھر کچھ عرصے کی بات ہے۔وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ڈاکٹر فاروق نے بھی انہیں یقین دہانی کروائی کے اس کا پورا خیال رکھا جائے گا وہ اکیلی نہیں ہے۔لیکن وہ کسی طور بھی ماننے کے لیے تیار نہ تھے پھر پتہ نہیں کیا ہوا کے وہ راضی ہو گئے۔ڈاکٹر ارسلان سے روز اس کی ملاقات ہوتی تھی لیکن اس دن کے بعد سے اس نے ڈاکٹر حدید کو نہیں دیکھا تھا شاید اس لیے کے یہ اس کا ڈیپارٹمینٹ نہیں تھا۔

"__________________________"

اج صبح بارش ہونے کی وجہ سے موسم خوشگوار ہو گیا تھا لیکن اس کے خود کے اندر مایوسی چھائی ہوئی تھی بظاہر وہ سب کو یہی pretend کر رہی تھی کے وہ ٹھیک ہے پر کیا وہ واقع ہی ٹھیک تھی۔

حدید کسی کام کے سلسلے میں ارسلان کی طرف ایا تھا واپسی پر اس کی نظر ہنزا کے کمرے کے بند دروازے کی طرف اٹھی پھر وہ سر جھٹک گیا مگر پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ اگے بڑھا دروازہ نوک کرنے پر کافی دیر تک جب اسے کوئی اواز نہ ائی تو وہ تفشیش میں مبتلا ہو گیا دروازہ

کھول کر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا تو سامنے کے منظر کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ ہنز ازمین پر بیٹھی لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔ وہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور اسے بازو سے پکڑ کر اوپر بیٹھایا۔

انحیلر کہاں ہے اپ کا؟ اس کے پوچھنے پر اس نے سامنے پڑے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے فورن سے پہلے اسے اٹھایا اور اس کے ہاتھ میں تھمایا۔

نرس۔۔۔۔۔۔نرس۔ وہ زور زور سے چلانے لگا۔ اس کی اواز سن کر نرس بھاگتی ہوئی ائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جی سر۔

پیشنٹ کو اکیلا چھوڑ کر کہاں گئی تھیں اپ؟ اس نے غصے سے کہا۔

سر۔۔۔وہ۔

وہ سر کیا اپ کو اپنی ذمہداری کا احساس ہے یا نہیں۔ اگر پیشنٹ کو کچھ ہو جاتا تو اس کا ذمہدار کون ہوتا۔

سر انہوں نے خود بولا تھا کے انہیں کچھ دیر اکیلا رہنا ہے۔اس نے ڈرتے ہوئے کہا۔اور ڈر تو ہنزا بھی گئ تھی اسے اس قدر غصے میں دیکھ کر۔

تو اپ باہر بیٹھ جاتیں۔اپ کو تو موقع مل گیا تھا فرار ہونے کا۔اس کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

اب جائیں یہاں سے اور کسی اور کو بھیجیں۔

اپ ٹھیک ہیں۔وہ گہرا سانس لے کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

جی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اپ نے کسی کو انفارم کیوں نہیں کیا؟

مجھے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا۔

اگے سے کچھ بھی ہو یا کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو اپ مجھے انفارم کر دیجیے گا۔یہ میرا کانٹیکٹ نمبر ہے۔اس نے اپنا کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔اس سے اگلا ڈیپارٹمینٹ میرا ہی ہے۔

جی۔اس نے کہہ کر کارڈ تھام لیا۔

اپ ہر وقت کمرے میں کیوں رہتی ہیں؟ تھوڑا باہر نکلا کریں۔ یہاں بہت سی activitiesہیں کرنے کے لیے۔

بس ایسے ہی میرا دل نہیں کرتا اب کچھ بھی کرنے کو۔اس نے مایوسی سے کہا۔

مایوسی بہت بری چیز ہے انسان کو اندر سے کھا جاتی ہے اور امید انسان کو زندہ رکھتی ہے۔نا امید مت ہوں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔اللہ سے دعا کرتی رہیں وہ دعائیں رد نہیں کرتا۔اپنا خیال رکھیے گا۔وہ چلا گیا تھا مگر وہ ابھی تک اس کی بات کے سحر میں تھی تو کیا وہ واقع ہی نا امید ہو گئی تھی۔

Clubb of Quality Content

''________________________''

ارسلان ہنزا کے کمرے میں داخل ہوا تو اسے کسی لڑکی کے ساتھ باتوں میں مصروف پایا۔وہ انصا تھی۔ارسلان کی خوش مزاج طبعیت کی بدولت ہنزا اس سے کافی حد تک مانوس ہو چکی تھی وہ اسے کوئی نہ کوئی بات کر کے ہنساتا رہتا تھا۔انصا ویک اینڈ ہونے کی وجہ سے اس

سے ملنے ائی تھی وہ کافی دیر سے باتوں میں مصروف تھیں۔اپنے اوپر کسی کی نظریں محسوس کر کے انصا نے سر اٹھایا تو ارسلان جو اسے گھور رہا تھا اس کے دیکھتے ہی نظروں کا زاویہ بدل گیا۔

اچھا اب میں چلتی ہوں ہنزا۔ پھر اؤں گی تم اپنا دھیان رکھنا۔وہ اس سے گلے مل کر باہر کی طرف بڑھ گئ۔ارسلان بھی اس کے پیچھے باہر بھاگا۔

ایکسکیوز می۔انصا نے اس کے اواز دینے پر مڑ کر دیکھا۔

جی میں۔اس نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اپ کے علاوہ اور کون ہے یہاں۔اپ ہنزا کی سسٹر ہیں۔اس نے تکا لگاتے ہوئے کہا۔

میں اس کی کزن ہوں۔

اپ کو پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

میں تو اتی رہتی ہوں شاید اپ نے نوٹس نہیں کیا۔

وہی تو۔میں نے کیسے نوٹس نہیں کیا۔اس نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔

مطلب؟اس نے نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content

کچھ نہیں۔ بائے داوے مائی سیلف ڈاکٹر ارسلان احمد۔اس نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا۔

اوا چھا۔اس نے کوئی خاص رد عمل ظاہر نہ کیا۔

اور اپ؟

میں ۔۔۔میں انصا۔

انصا۔اس نے زیر لب بڑبڑایا۔نائس نیم۔

تو اس کا مطلب ہے اب اپ اتی رہیں گی۔شوخی سے کہا گیا۔

Clubb of Quality Content

جی میں سمجھی نہیں۔

ارے میرا مطلب اپنی کزن سے ملنے۔اس نے جلدی سے بات سنبھالی۔

ظاہر ہے۔

یہ تو اچھی بات ہے۔مطلب اب ہماری ملاقات ہوتی رہ گیٔ۔

وہ کچھ کہتی کے اپنے موبائل پہ انے والی کال دیکھ کر وہ باہر کی طرف بڑھ گی۔ پیچھے اس نے مسکراتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔اب وہ سیٹی کی دھن نکالتے ہوئے جارہا تھا۔

ہوا کے دوش پر درختوں کے پتے ہل رہے تھے۔وہ پارک میں ایک درخت کے نیچے بنے بینچ پر بیٹھی ہوئی تھی اور سامنے ہوا سے رقص کرتے پھولوں کو دیکھ رہی تھی۔ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی مسسز سلطان اس سے مل کر گیں تھی۔

اپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔حدید اس کے کمرے میں گیا تھا نرس سے پوچھنے پر پتہ چلا کے وہ پارک میں ہے تو وہ یہیں اگیا اور اسے بینچ پر بیٹھا دیکھ کر فاصلہ بنا کر بیٹھ گیا۔

اپ نے ہی تو کہا تھا۔باہر نکلا کروں۔

مجھے اچھا لگا اپ نے میری بات کا مان رکھا۔اس نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

اب اپکی طبعیت کیسی ہے؟

بہتر ہے۔ٹاہم ٹیبل فالو کر رہی ہوں۔ڈاکٹر فاروق نے ایکسر سایز کا بھی بولا ہے۔

یہ تو اچھی بات ہے۔میں روز صبح ادھر ہی واک کے لیے اتا ہوں اپ چاہیں تو جواین کر سکتی ہیں۔

ہمم۔اس نے اس کی بات پر سر ہلا دیا۔پھر کچھ یاد انے پر پوچھا۔

ڈاکٹر اپ ادھر ہی رہتے ہیں۔

جی میں ادھر ہی رہتا ہوں۔ویک اینڈ ز پی کبھی کبھار گھر چلا جاتا ہوں لیکن ایمر جینسی کی صورت یہں ہوسٹل میں رہتا ہوں۔

بائے داوئے میں اج فری تھا تو سوچا کیوں نہ اپ کو ہاسپٹل کا ٹور کروا دوں۔ چلیں۔اس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

وہ سر ہلا کر اس کے پیچھے ہولی۔

وہ اسے کینسر ڈیپارٹمینٹ لے ایا وہاں چھوٹے بڑے ہر طرح کے مریض موجود تھے مگر زیادہ تعداد بچوں کی تھی۔ایک جگہ پر وہ رک گی ٔوہاں بچوں کی کلاس چل رہی تھی گلاس ڈور سے اندر کا منظر وہ اسانی سے دیکھ سکتی تھی۔

Clubb of Quality Content

یہ سارے کینسر پیشنٹز ہیں اور کافی تو لاسٹ سٹیج پر ہیں۔ حدید نے اسے بتایا۔ اس کی نظر ایک بچے پر گئی جو ویل چیر پر موجود تھا۔ اسے کیا ہوا ہے؟ اس نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اسے

sarcomas (bone and soft tissue)cancer ہے۔ وہ چل نہیں سکتا۔ اس کے بتانے پر اس کی انکھوں میں نمی اگئ۔

ان کے پیرنٹس۔۔۔۔۔۔اس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

کچھ کے اتے ہیں ملنے اور کچھ کے صرف پیسے بھیج دیتے ہیں۔ اپ کو پتا ہے جو انہیں پڑھا رہی ہے وہ خود ایک کینسر پیشنٹ ہے۔ اس کہ بتانے پر اس نے سامنے موجود کم عمر لڑکی کو دیکھا۔ ان سب کو دیکھ کر اسے اپنا درد کم لگ رہا تھا۔

درد کو سمجھنے کے لیے ہمدرد بننا پڑتا ہے۔ ہم ان کی تکلیف کو ختم تو نہیں کر سکتے مگر بانٹ کر کم ضرور کر سکتے ہیں۔ بات کر کے ان کے ساتھ ٹاہم سپینڈ کر کے یا کچھ بھی ایسا کر کے جن سے وہ زیادہ نہیں کچھ وقت کے لیے ہی سہی اپنے درد کو بھول سکیں۔

"'___________________"'

صبح اس نے فجر کی نماز ادا کی اور ٹریک سوٹ پہن کر تیار ہو گی اُس نے مما سے کہہ کر اپنے ضرورت کی ہر چیز منگالی تھی۔ کل اسنے خود سے ایک اور عہد کیا تھا اور اسے پورا کرنے کے لیے اس کا صحت یاب ہونا ضروری تھا۔ چونکہ وہ خود میڈیکل کی سٹوڈینٹ تھی تو ہر چیز کو اچھے سے سمجھ کر اس پر عمل کرتی تھی۔ حدید کے کہے مطابق وہ ایک دم تیار تھی پتہ نہیں اس میں کون سا سحر تھا جو وہ اس کی ہر بات مان لیا کرتی تھی۔ جب وہ پارک میں پہنچی تو وہ پہلے سے ہی واک کر رہا تھا اس نے نوٹ کیا تھا وہاں کافی مریض موجود تھے ان میں سے کچھ بوڑھے بھی تھے جو سٹک کی مدد سے چل رہے تھے۔ اس نے حدید کے پاس پہنچ کر سلام کیا۔

اسلام علیکم ڈاکٹر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وعلیکم اسلام۔ مجھے لگا تھا شاید اپ نہیں ائیں گی۔

اگر میں نے کہا تھا کے میں اوں گی تو مطلب ضرور اؤں گی۔ اس نے زور دیتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر ارسلان نہیں ائے۔ اس پتا تھا کے وہ دونوں بہت اچھے دوست ہیں۔

نہیں اسے اپنی نیند بہت عزیز ہے۔اس کے مطابق اگر وہ جلدی اٹھ گیا تو اس کے خوابوں کی اپسرا ایں اس سے روٹھ جائیں گی جو کے وہ بلکل بھی نہیں چاہتا۔اس کی بات سن کر وہ ہنسنے لگی۔ہنستے ہوئے اس کی انکھیں چھوٹی ہو جاتی تھیں وہ ایک خوبصورت منظر تھا۔وہ بنا پلک جھپکائے اسے دیکھے گیا پھر سر جھٹک کر نظروں کا زاویہ بدل لیا۔

سیریسلی؟ان سے کسی بھی چیز کی توقع کی جاسکتی ہے۔

بلکل۔

سورج اب ہلکا ہلکا نمودار ہو رہا تھا۔وہ دونوں تھک کر اب ایک بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے اور سامنے سورج کو طلوع ہوتے دیکھ رہے تھے۔

ڈاکٹر اپ سے ایک بات پوچھوں؟

جی پوچھیں۔

سی ایف ایک genetic disorder ہے لیکن میرے مما بابا کو تو ایسی کوئی بیماری نہیں تھی۔

Clubb of Quality

یہ بلکل ایک genetic disorder ہے مگر اس کے لیے ضروری نہیں ہے کے اپ کے پیرینٹس کو بھی ایسی کوئی بیماری رہ چکی ہو۔وہ carrier بھی ہو سکتے ہیں۔

CFTR gene میں mutation پیدا ہونے کی وجہ سے defective protien پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے respiratory,digestive or reproductive system کی نارمل فنکشنگ ڈسٹرب ہو جاتی ہے۔

ہمم سمجھ گئ۔اس نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

اپ کو پتہ ہے پہلے سروایول چانس بہت کم ہوتے تھے مگر اب سائنس بہت ترقی کر چکی ہے۔بہت سی ایڈوانس ٹریٹمینٹس اور میڈیسنز اچکی ہیں اور کچھ پہ ابھی بھی کام چل رہا ہے جس کی بدولت اس کو overcome کیا جاسکتا ہے۔

تھینکیو ڈاکٹر۔

اپ کو مجھے تھینکیو کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔اپ مجھ سے کبھی بھی کچھ بھی پوچھ سکتی ہیں۔اور مجھے اپ کو بتاتے ہوئے کبھی بھی بیزاریت محسوس نہیں ہو گی۔اور مجھے اچھا لگا اپ

نے اس بارے میں بات کی اسے عزاب نہیں ازمائش سمجھیں اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

میں پوری کوشش کروں گی۔

بائے داوے اپ اچھی سکیچنگ کرتی ہیں اگر اپ چاہیں تو بچوں کا ارٹ پیریڈ لے سکتی ہیں۔اس سے اپ کا وقت بھی اچھا گزر جاے گا اور بچوں کو بھی کچھ نیا سیکھنے کو ملے گا۔

ٹھیک ہے۔اس نے کچھ سوچنے کے بعد کہا پھر کچھ یاد انے پر پوچھا۔ایک منٹ لیکن اپ کو کیسے پتہ چلا کے مجھے سکیچنگ اتی ہے۔

وہ۔۔۔وہ مجھے ڈاکٹر فاروق سے پتہ چلا۔اس نے جلدی جلدی بہانہ بنایا۔

اچھا لیکن انہیں کیسے پتہ چلا شاید بابا نے بتایا ہو گا۔اس نے سوال کر کے خود ہی جواب دے دیا۔

کافی دیر ہو گئ ہے اب ہمیں چلنا چاہیے۔اس کے بعد وہ اندر چلے گ ئے۔ پیچھے سورج اپنی پوری اب وتاب کہ ساتھ جگمگا رہا تھا۔

"______________________"

اس کے بعد سے یہ اس کی روٹین بن گی اُب وہ اس کے انے سے پہلے ہی وہاں موجود ہوتی اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا انتظار کرنے لگتی۔اور اگر کبھی اسے انے میں دیر ہو جاتی تو اسے فکر ہونے لگتی پھر جب وہ اجاتا تو وہ ڈاکٹر اپ سے ایک بات پوچھوں کہہ کر شروع ہو جاتی کبھی کسی بیماری کے بارے میں پوچھتی تو کبھی کچھ اور۔اب وہ اکثر اس کے ساتھ ڈاکٹرز کی یہ ٹیننگز میں بھی جانے لگی چونکہ ڈاکٹر فاروق جو کے وہاں کے سینیر بھی تھے اور اس کے پاپا کے اچھے دوست بھی تو اسے اسانی سے اجازت مل گی تھی اور اس سے اس کی پڑھائی میں بھی فایدہ ہوتا۔وہاں اسے اتنی اچھی انگلش بولتے دیکھ کر وہ پوچھے بغیر رہ نہ سکی۔

ڈاکٹر اپ اتنی اچھی انگلش کیسے بول لیتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاید اس لیے کیونکہ میں نے باہر سے specialization

کی ہے اور کافی ٹاہم تک جاب بھی۔

اس کی بات سن کر وہ اور مرعوب ہو گی۔

ہفتے میں دو دن وہ ارٹ کلاس لیتی۔ مسٹر اور مسسز سلطان مطمئن تھے کیوں کے ڈاکٹرز کے مطابق وہ اچھے سے ریکور کر رہی تھی مگر پھر بھی یہ کوئی عام بیماری نہیں تھی اس لیے وہ کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتے تھے۔

'''____________________'''

میں اندر اسکتا ہوں ؟ارسلان کمرے کے اندر داخل ہو کر اجازت مانگ رہا تھا۔

اپ ال ریڈی اندر ہیں ڈاکٹر ارسلان۔اس کی شرارت سمجھتے ہوئے وہ مسکرا دی۔

کیا پڑھ رہی ہو ؟ارسلان نے اس کے ہاتھ میں کتاب دیکھتے ہوئے کہا۔وہ اسے ایسے ہی بے تکلفی سے مخاطب کیا کرتا تھا۔یہ ڈاکٹر حدید نے دی ہے۔ The miracel of mindfulness بہت اچھی کتاب ہے۔اس نے تعریف کرتے ہوئے کہا۔

اوہو ! حدید کے ساتھ بہت اچھی انڈر سٹینڈ ینگ ہو گئ ہے تمھاری۔

ایسی بات نہیں ہے۔وہ بس مجھے گاہیڈ کرتے ہیں۔

اچھا ایسا ہے۔جی۔

ویسے ایک راز کی بات بتاؤں۔اس نے سرگوشی نماانداز میں کہا۔

بتاہیں۔اس نے بھی دلچسپی کااظہار کیا۔

پچھلے ہسپتال میں نہ ایک ڈاکٹر ماریہ تھیں حدیدان کا بڑے والا کرش تھاہر کوئی یہ بات جانتا تھالیکن وہ کبھی دھیان نہیں دیتا تھا۔اوراب یہاں بھی وہ ڈاکٹر زہراکااپڈیٹڈ کرش چل رہاہے۔اس نے مزے سے ساری بات اس کے گوش گزار کی۔

ظاہر ہے ان کی پرسنیلٹی ہی ایسی ہے کے وہ کسی کا بھی کرش بن سکتے ہیں۔

ویسے تمہیں جلن نہیں ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مجھے بھلا کیوں ہو گی جلن۔

سہی کہا تمہیں کیوں ہو گی۔

بلکل۔حلانکہ پتا نہیں کیوں مگر اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا یہ سب سن کے۔

بائے داوے تمہاری وہ کزن نہیں اتی۔اس نے انداز کو عام بناتے ہوئے پوچھا۔

کون انصا۔

ہاں وہی۔اس نے جلدی سے کہا۔

اپ کو کیوں جاننا ہے۔اس نے انکھیں چھوٹی کرتے ہوئے اس سے کہا۔

ایسے ہی۔اصل میں کافی ٹاہم ہو گیا ہے نہ اس لیے۔

ہمم۔وہ کل ائے گی۔

ٹھیک ہے تو پھر میں کل اتا ہوں۔یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔جب کے وہ پیچھے دیکھتی رہ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

'''______________________'''

موسم میں تبدیلی ارہی تھی گرمی کا زور ختم ہو چکا تھا۔اج بھی خوشگوار ہوا چل رہی تھی۔اسے یہاں ائے اڑھائی ماہ سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا تھا۔یہ اڑھائی ماہ کیسے گزرے اسے پتا ہی نہیں چلا۔کچھ دن پہلے اسنے باہر کا کھانا کھالیا تھا کیوں کہ اسے بہت craving ہو رہی تھی جس کے بعد اس کی طبعیت خراب ہو گی کیونکہ اس کا معدہ وہ ہضم نہیں کر پایا۔مسٹر اور مسسز سلطان کو جب پتا چلا تو وہ تو پریشان ہو گ ئے مگر بر وقت علاج کی بدولت زیادہ مسلہ نہیں ہوا تھا۔حدید کو ارسلان سے پتا چلا تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی غصہ کنڑول نہ کر سکا اور جس

وارڈ بوائے نے اسے لا کر دیا تھا سارا غصہ اس پر نکال دیا حلانکہ اس بیچارے کی کوئی غلطی نہیں تھی اس کے تو فرشتوں کو بھی نہیں معلوم تھا کہ کس کے لیے تھا اس نے تو بس ڈیلیوری لی تھی۔ لیکن وہ ہنزا کو تو کچھ کہہ نہیں سکتا تھا اس لیے ساری کثر اسی پر پوری کر دی۔

اور دل کے معاملوں میں انسان اتنا ہی بے بس ہوتا ہے۔

اج انصا اور اس کا مووی دیکھنے کا پلین تھا تو کیا ہوا اگر وہ تھیٹر نہیں جا سکتی تھی تو وہ یہاں بھی تو دیکھ سکتی تھی نہ ابھی وہ اسی کے انتظار میں کوریڈور میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی جب وہ اسے سامنے سے اتی ہوئی دیکھائی دی۔

کہاں مر گئی تھی کب سے انتظار کر رہی ہوں میں۔

یار راستے میں اتنا ٹریفک تھا میں کیا کرتی۔ اس نے وضاحت دیتے ہوئے کہا۔

اچھا چل اب۔ اس نے سارا سیٹپ پہلے سے ہی ارینج کر رکھا تھا۔ زمین پر میٹرس بچھا کر ساتھ تکیے رکھے ہوئے تھے۔ وہ اکر بیٹھی ہی تھیں کے ارسلان کی امد ہوئی۔

یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔ انصا نے اسے دیکھتے ہی برا منہ بنایا۔

شرم کر لو بڑے ہیں وہ تم سے۔

حرکتیں بھی تو بڑوں والی ہونی چاہیں نہ صرف عمر سے کیا ہوتا ہے۔

انہیں میں نے ہی افر کی تھی اور وہ مان گ ئے۔

ہیلو لیڈیز۔اس نے اپنی جگہ سنبھالتے ہوئے کہا۔

اپ کو کوئی اور کام نہیں ہے۔انصا نے براہراست اسے مخاطب کیا۔

ہے تو سہی پر میں نے سوچا کہ اپ لوگوں کو اکیلے ڈر لگے گا تو میں اجاتا ہوں۔اس نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

مووی سٹارٹ کرتے ہیں۔ہنزا نے ان کو دیکھتے ہوئے جلدی سے کہا۔

ہاں۔وہ لوگ ہورر مووی دیکھ رہے تھے ابھی انہیں دیکھتے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب اچانک لاہٹ چلی گی ٔہر طرف اندھیرا چھا گیا۔کھڑکی کے پردے ہل کر عجیب سا شور پیدا کر رہے تھے دفتعا باہر سے قدموں کی اواز انے لگی۔

مجھے لگتا ہے بھوت ہے۔ہنزا نے ڈرتے ہوئے کہا۔

نہیں مجھے لگتا ہے وہ مووی والی چڑیل ہے۔انصا نے اس کی بات میں اضافہ کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیسی باتیں کر رہی ہو اصل میں ایسا تھوڑی ہوتا ہے۔

اچانک کچھ گرنے کی اواز ائی اسی کے ساتھ ہی قدموں کی اواز تیز ہو گئ تھی۔

یا شاید واقع ہی ہوتا ہے۔اب تو ارسلان کو بھی ڈر لگنے لگا تھا۔دروازہ کھولنے کی اواز پر ان کا سانس اٹک گیا۔

میری کوئی غلطی نہیں ہے چڑیل جی۔انہوں نے مجھے زبردستی بلایا تھا۔ارسلان نے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے کہا۔

کتنے جھوٹے ہیں اپ۔انصا کو تو صدمہ ہی لگ گیا اس کی بات سن کر۔

یار اس چڑیل کے تو پاؤں بھی سیدھے ہیں۔ہنزا نے چاند کی ہلکی سی روشنی میں اس کے پاوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہاں لیکن اس نے مردوں والے جوتے کیوں پہنے ہیں؟

ارے میل چڑیل ہو گی۔یہ کہنے والا ارسلان تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اتنے میں لاہٹ واپس اگی اور سامنے کھڑے حدید کو دیکھ کر اس کے طوطے اڑ گ ئے

وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھا۔

حدید تم؟

نہیں چڑیل ہوں ڈاکٹر کے روپ میں۔اس نے اس کی کچھ دیر پہلے والی بات پر طنز

کرتے ہوئے کہا۔کیا میں جان سکتا ہوں کے تم یہاں کیا کر رہے ہو۔

وہ۔۔۔ میں۔۔۔وہ کیا ہاں اپنی ڈیوٹی چھوڑ کر تم یہاں مووی دیکھ رہے ہو۔اور اپ

مس ہنزا غالبا یہ اپ کے سونے کا وقت ہے۔اور مس انصا اپ سے مجھے یہ امید نہیں تھی

اپ کو اپنی کزن کا کوئی خیال نہیں۔اس نے چپ کھڑی انصا کو بھی گھسیٹا۔

اور ڈاکٹر ارسلان اپنی پیشنٹ کو روکنے کی بجائے الٹا اسے کمپنی دی جا رہی ہے۔

لیکن ابھی تو صرف اُٹھ بجے ہیں۔

اپنی غلطی نہ ماننا تم۔اب چلو یہاں سے۔اس کے کہتے ہی وہ فورا سے پہلے غاہب ہوا۔

اور اپ لوگ بھی سو جائیں اب۔جی۔اس کی تنبیہہ کرنے پر وہ بس اتنا ہی کہہ سکیں جب کے

اس کے جاتے ہی دونوں

ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنس دیں۔

"'________________'"

وہ ارٹ کلاس کے لیے جا رہی تھی جب اسے حدید ڈاکٹر زہرا کے ساتھ بات کرتا ہوا دیکھائی دیا۔انہیں دیکھ کر اسے ارسلان کی بات یاد اگئ۔ برا سا منہ بنا کر وہ وہاں سے چلی گئ۔ اسے سمجھ نہیں ارہی تھی کے اسے غصہ کس بات پر ارہا تھا۔ڈاکٹر حدید کے کسی اور کے ساتھ بات کرنے پر یا پھر ڈاکٹر زہرا سے بات کرنے پر۔کلاس میں پہنچ کر وہ سکیچ بنانے لگ گئ شاہد اس سے اس کا غصہ کم ہو جاتا۔بچے اسے سکیچ بناتا ہوا دیکھ رہے تھے۔ سکیچ مکمل ہو چکا تھا۔وہ زمین سے نکلتا ہوا ایک ہاتھ تھا جس نے چاقو پکڑ رکھا تھا اور غور سے دیکھو تو اس چاقو پر سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

بچے غور سے اسے دیکھ رہے تھے اج سے پہلے ان کی میم نے ایسا کچھ نہیں بنایا تھا۔اسے خود بھی نہیں اندازہ تھا کے اس نے کیا بنایا تھا۔

"''________________''"

کیا چل رہا ہے؟ اج وہ دونوں فری تھے ارسلان کافی دنوں سے اس سے کچھ پوچھنا چاہ رہا تھا لگتے ہاتھوں ہی پوچھ لیا۔

کیا کچھ بھی نہیں۔سب نارمل تو ہے۔

اچھا سب نارمل ہے زیادہ بھولا مت بن تو اچھے سے جانتا ہے میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں۔اج وہ اسے بخشنے کے موڈ میں ہر گز نہیں تھا۔

نہیں میں نہیں جانتا۔کیا وہ واقع ہی نہیں جانتا تھا یا جاننا نہیں چاہتا تھا۔

میں ہنزا سلطان کی بات کر رہا ہوں۔اج سے پہلے تو تو نے میرے کسی پیشنٹ کی اتنی فکر نہیں کی۔

Clubb of Quality Content!

ایسا کچھ نہیں ہے۔

اچھا تو اب تو مجھ سے باتیں چھپائے گا۔دوست دوست نہ رہا۔اس نے بلیک میل کرتے ہوئے کہا۔

اچھا اب زیادہ ڈرامے مت کر۔یاد ہے تو اکثر ایک ڈاہری کو دیکھنے پر میرے مسکرانے کی وجہ پوچھتا تھا۔

ہاں اور تو کہتا تھا کے جب وہ تجھے مل جائے گی تب بتائے گا۔

وہ وجہ کوئی اور نہیں ہنزا سلطان ہے۔اسے سن کر زیادہ حیرت نہیں ہوئی تھی کیونکہ اسے کچھ حد تک اندازہ تھا۔

تو کیا تم اسے پسند کرتے ہو۔

یہ پسند سے بھی اگے کی چیز ہے۔یہ کہہ کر وہ بند دروازے کے پار غاہب ہو گیا۔

"________________"

شام کے تقریبا پانچ بج رہے تھے اج اس کے پاس کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔ حدید کی دی ہوئی بک بھی وہ ختم کر چکی تھی۔اور اب وہ بور ہو رہی تھی پھر ایسے ہی اٹھ کر باہر اگئی۔ باہر کا نظارہ ویسا ہی تھا جیسا ایک ہسپتال کا ہوتا ہے۔ٹہلتے ٹہلتے وہ OB(obstetric ward) کی طرف اگئی ڈیلیوری روم کے باہر ایک ادمی، چھوٹی سی بچی اور ایک ادھیڑ عمر خاتون بیٹھے انتظار کر رہے تھے چند سیکنڈ بعد نرس باہر نکلی۔

مبارک ہواپ کو بیٹی ہوئی ہے۔وہ ان سے کہہ رہی تھی اس کے بعد وہ واپس اندر چلی گئ۔جب کے بیٹی کا نام سنتے ان کی مسکراہٹ سمٹ گئ شاید وہ اس کی توقع نہیں کر رہے تھے۔

پھر سے بیٹی۔پہلے ایک منحوس کم تھی کیا۔نرس کے جاتے ہی اس ادمی نے کہا۔

اور کرو پسند کی شادی۔اور نہ مانو ماں کی بات۔وہ عورت جو اس کی ماں تھی غصے سے کہہ رہی تھی جب کہ کچھ فاصلے پر کھڑی ہنزا ان کی باتیں سن کر افسوس کر کے رہ گئ۔پھر کچھ سوچتے ہوئے ان کی طرف بڑھی۔

ایکسکیوز می۔اس کی اواز پر وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں اپ اور کون سے دور میں جی رہے ہیں اپ لوگ۔

اے لڑکی تو کون ہوتی ہے ہمیں یہ سب کہنے والی۔

میں جو کوئی بھی ہوں لیکن یہ سراسر جہالت ہے۔اور اپ ہنزا نے اس ادمی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک عورت کے وجود سے پیدا ہو کر اپ ایک عورت کو حقیر کیسے کہہ سکتے ہیں۔اس کا مطلب تو یہ ہوا کے اپ خود بھی اتنے ہی حقیر ہیں۔بیٹیاں تو رحمت ہوتی ہیں اپنے باپ کے لیے جنت میں جانے کا ذریعہ بنتی ہیں۔چودہ سو سال پہلے ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے اس جہالت کی رسم کو ختم کیا تھا۔مگر اج بھی اپ جیسے لوگوں کی سوچ نہیں بدلی۔ منحوس وہ نہیں اپ ہیں۔اور مت بھولیں اولاد مرد کے مقدر میں ہوتی ہے۔

ایم سوری یہ اپ کا پرسنل میٹر ہے مگر جو غلط ہے وہ غلط ہے۔معزرت کر کے وہ اگے بڑھ گئ۔ان پہ کچھ اثر ہوا تھا یا نہیں مگر اس نے تو اپنی بات کہہ دی تھی۔جب کے پیچھے کھڑے حدید (جو کے اسے ڈھونڈتے ہوئے ایا تھا) کے چہرے پر اس کی باتیں سن کر مسکراہٹ رینگ گئ۔فخریہ مسکراہٹ۔

"'______________"'

یہ منظر پولیس سٹیشن کا تھا۔کچھ پولیس والے مجرموں کو پکڑ کر لا رہے تھے تو کچھ پہلے سے موجود مجرموں کو پیٹ رہے تھے۔اے ایس پی کے کیبن میں کرسی پر بیٹھا حدید اپنے سامنے بیٹھے اے ایس پی کی بات غور سے سن رہا تھا۔

دیکھیے مسٹر حدید یہ کوئی پہلی دفع نہیں ہو رہا۔اپ کے بھائی کو پہلے بھی شراب پی کر ہنگامے کرنے کے جرم میں پکڑا جا چکا ہے۔ ہم اپ کو اچھے سے جانتے ہیں اسی لیے انہیں چھوڑ رہے ہیں۔ مگر اپ اسے سمجھائیں کے اس طرح اپنی زندگی خراب نہ کرے۔

جی میں کوشش کروں گا۔ تھینکیو اے اسی پی۔اس نے کھڑے ہوتے ہوئے مصافحہ کیا۔

مائی پلیر۔

حدید جو اج گھر جانے کا ارادہ رکھتا تھا کہ مسسز زمان کو ہنزا کے بارے میں بتا سکے جب موبائل پہ ملنے والی خبر پہ اس نے مسسز زمان کو مسٹر زمان کو بتانے سے منع کیا اور خود عجلت میں پولیس سٹیشن کے لیے نکلا۔

وہ سات سال کا تھا جب ضیا پیدا ہوا اسے اچھا لگا تھا اس ن ئے مہمان کو دیکھ کر وہ اسے اٹھانے کی کوشش کرتا لیکن وہ رونے لگ جاتا اور پھر جب حدید کے پہلی بار چھونے پر وہ نہ رویا تو اسے بہت خوشی ہوئی۔اب وہ پھر سے پہلے جیسا ہونے لگا تھا مسٹر زمان کو یہ دیکھ کر بہت سکون ملتا تھا کے انہوں نے سہی فیصلہ لیا تھا۔

مسسز زمان نے دونوں میں کبھی فرق نہیں کیا تھا لیکن پتا نہیں کیوں ضیا کو لگتا تھا کے وہ اس سے زیادہ پیار نہیں کرتیں جو کے سراسر اس کے دماغ کا خناس تھا جس کی وجہ سے وہ حدید سے جیلس ہونے لگا۔جب بھی مسسز زمان ان کے لیے کوئی چیز لاتیں تو اسے اپنی چیز فضول لگتی اور حدید کی دلچسپ اور وہ اسے لینے کی ضد کرتا حدید کو ان سب چیزوں سے کوئی خاص لگاؤ نہیں تھا اس لیے وہ ارام سے اسے دے دیا کرتا۔وقت گزرتا گیا اور ضیا بڑا ہو گیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی جیلسی بھی جو پہلے صرف کھلونوں تک محدود تھی اب ہر چیز میں نظر انے لگی تھی جس کی وجہ سے ائے دن وہ کوئی نہ کوئی فساد مچا دیتا۔حدید کو سمجھ نہیں اتا تھا وہ ایسا کیوں کرتا ہے۔خیر کچھ عرصے بعد امبر پیدا ہوئی تو ضیا اس میں مصروف ہو گیا اور کچھ وقت کے لیے سب بھول گیا۔امبر کا شروع دن سے ہی حدید کے ساتھ بہت لگاؤ تھا جو کے بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ بڑھتا گیا وہ اسے نہ بھی بلاتا تب بھی وہ بھائی۔۔۔بھائی کرتی اس کے پیچھے پہنچ جاتی۔یہ سب دیکھ کر ضیا کو اور جلن ہونے لگی اور پھر ایک دن اسے پتا چل گیا کے حدید اس کا سوتیلا بھائی ہے اس کے بعد سے وہ امبر کو بھی اس کے پاس جانے سے روکتا اور کہتا کے وہ ہمارا بھائی نہیں ہے۔حدید کو اندازہ ہو گیا تھا اس لیے اس نے دور رہنے اور باہر جا کر پڑھنے کا فیصلہ کیا۔اسے لگا تھا کچھ وقت بعد سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن ایسا کچھ نہ ہوا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وقت کے ساتھ ضیا بری صحبت میں پڑھ گیا اور برے برے کام کرنے لگا۔ کچھ عرصے بعد اسے شراب کی بری لت لگ گئ۔ جس کی وجہ سے وہ اۓ دن کسی نہ کسی کارنامے کی وجہ سے تھانے میں پایا جاتا اج بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔

بعض اجاؤ اپنی حرکتوں سے تم کسی اور کا نہیں تو ممی کا ہی خیال کر لو۔ حدید نے گاڑی میں بیٹھتے ہوۓ اسے کہا۔

اپنے کام سے کام رکھو تم۔ اس نے تنک کر جواب دیا۔

ابھی بھی وقت ہے ضیا واپس لوٹ اؤ۔

میرا باپ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنا اچھا برا جانتا ہوں میں۔

حدید کو سمجھ اگئ تھی کے اسے سمجھانہ وقت کا ضیاع ہے اسی لیے چپ چاپ گاڑی اگے بڑھا دی۔

"'____________________"'

ارے اپ بھی یہاں موجود ہیں۔ مجھے تو پتا ہی نہیں تھا۔ ارسلان نے انصا کو دیکھتے ہوۓ کہا۔

انصا ہنزا کے لیے کھانا لائی تھی جو کے مسسز سلطان نے سپیشل بنا کر بھیجا تھا۔اور ہمیشہ کی طرح ارسلان کی اینٹری ہوئی تھی جو کے اتفاق تو بلکل بھی نہیں تھا ظاہر ہے اسے پتا چل گیا تھا اسی لیے یہاں موجود تھا۔

ارے اپ لوگوں کی تو میچنگ ہو رہی ہے کیا اتفاق ہے۔

ہنزا کے کہنے پر دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔انصا نے نیوی بیلو کلر کی شلوار قمیض زیب تن کر رکھی تھی جس کے اوپر D3 پرنٹ بنا ہوا تھا اور ارسلان نے اسی کلر کی گول گلے والی شرٹ اور ساتھ بلیک کلر کی پینٹ پہن رکھی تھی۔

اتفاق اتنا برا بھی ہو سکتا ہے۔یہ سوچ انصا کی تھی۔

یہ تو ان کی خوش قسمتی ہے کہ ان کی دی گریٹ ارسلان احمد کے ساتھ میچنگ ہو رہی ہے۔ارسلان نے کالر جھاڑتے ہوئے کہا۔

اگر خوش قسمتی ایسی ہو گی تو میں بد قسمت ہونا پسند کروں گی۔اگے بھی پھر انصا تھی۔

لوگ مرتے ہیں میری پر سنیلیٹی پر۔ارسلان کو تو اپنی بے عزتی ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

ظاہر ہے اپ کو دیکھنے کے بعد جینا کون چاہے گا۔انصا بھی اج پوری تیاری کر کے ائی تھی۔

میں اپنے خلاف ایک لفظ نہیں سن سکتا۔

اچھا مگر میں نے تو ابھی ابھی پورا ایک جملہ سنایا ہے۔

یہ زیادہ ہو رہا ہے۔

شروع کس نے کیا تھا۔

ان کی نوک جھوک اسی طرح جاری تھی اور ہنزا بامشکل خود کو ہنسنے سے روکے ہوئے تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"‘‘________________’’"

اج اس کا پیریڈ لینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس لیے وہ بچوں کو لے کر پارک میں اگئی۔بچے جھولے لینے میں مگن تھے۔ارسلان سے پوچھنے پر اسے پتا چلا کہ حدید گھر گیا ہوا ہے۔واپسی کا کوئی پتا نہیں تھا۔ابھی بھی وہ بیٹھ کر اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی جب اندر کی طرف جاتی ہوئی دو تین سیڑھیوں کے پاس اسے ایک بوڑھی اماں نظر ائیں جن سے وہ سیڑھیاں

نہیں چڑھی جا رہی تھیں۔ عین ممکن تھا کہ وہ گر جاتیں۔ وہ بھاگ کر ان تک پہنچی لیکن اس سے پہلے کہ وہ انہیں گرنے سے بچاتی دو مضبوط ہاتھ انہیں تھام چکے تھے۔ وہ مضبوط ہاتھ کسی اور کے نہیں حدید زمان کہ تھے۔ ہمیشہ کی طرح وہ اپنی شاندار پرسنیلٹی کہ ساتھ وہاں موجود تھا۔

شکریہ بیٹا۔

اپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔ حدید نے ان سے پوچھا۔

میں یہاں سیر کے لیے ائی تھی مگر پھر واپس جاتے ہوئے یہ سیڑھیاں نہیں چڑھی گئیں۔

اپ کو ایسے اکیلے نہیں انا چاہیے تھا۔ میں نرس کو بلا دیتا ہوں وہ اپ کو لے جائے گی۔ اس نے نرس کو اواز دیتے ہوئے کہا۔

اللہ تم دونوں کی جوڑی سلامت رکھے۔ بوڑھی اماں نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے دعا دی۔

ہم کپل نہیں ہیں۔ ہنزا نے جلدی سے تصیح کی۔

نہیں ہو تو بن جاؤ گے۔اتنے میں نرس آگئی اور وہ ان کے ساتھ چلی گئیں۔ان کی بات سن کر حدید مسکرا دیا کیوں کہ ارادہ تو اس کا بھی یہی تھا جب کے اس کے ساتھ کھڑی ہنزا کے گال لال ہو گئے۔

''______________________''

کل ہنزا کی حدید سے کوئی خاص بات نہیں ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے اسے ڈاکٹر فاروق نے بلایا تھا ویکلی چیک اپ کے لیے وہاں سے فارغ ہو کر وہ کھلی فضا میں سانس لینے کا ارادہ رکھتی تھی اسی لیے قدم باہر کی جانب بڑھائے جب اسے ایمبولینس کی آواز کے ساتھ رش دیکھائی دیا۔ایک پل کو وہ گھبرا گئی پھر ساتھ سے گزرتی نرس سے پوچھا۔

یہاں کیا ہو رہا ہے؟

کل جن اولڈ پیشنٹ کی آپ ہیلپ کر رہی تھیں نہ ان کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔انہیں ان کے گھر لے جا رہے ہیں۔اپنی بات کے اختتام پر وہ آگے بڑھ گئی۔ پیچھے کھڑی ہنزا بے یقینی سے سامنے کہ منظر کو دیکھ رہی تھی۔ایمبولینس جا چکی تھی مگر وہ ابھی بھی وہیں کھڑی تھی پھر اس نے رخ موڑا اور پارک کی طرف جانے والے راستے کی طرف قدم موڑ لیے۔ حدید یہ سارا

منظر دیکھ چکا تھا۔اس کی حالت کہ پیش نظر وہ اس کہ پیچھے بھاگا وہ اسی درخت کہ نیچے بنے بینچ پر بیٹھی تھی جہاں وہ دونوں پہلی بار ایک ساتھ بیٹھے تھے اور اکثر بیٹھا کرتے تھے۔وہ خاموشی سے اس کہ ساتھ والی جگہ پر بیٹھ گیا۔وہ خلا میں کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی شاید ابھی بھی شاک میں تھی۔چند لمحے ایسے ہی بیت گۓ خاموشی کی نظر پھر حدید نے اسے کہتے سنا۔

کیا زندگی اتنی چھوٹی ہوتی ہے۔ابھی کل ہی تو وہ ہم سے بات کر رہی تھیں اور اج۔۔۔۔بولنے کہ ساتھ ہی اس کی انکھوں سے انسو بہنے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شاید ہاں۔

میں نے نہ سب کچھ ڈیسایڈ کر رکھا تھا کہ سٹڈی کمپلیٹ ہونے کہ بعد میں خود کا کلینک کھولوں گی۔لیکن اس سے پہلے ایک بریک لوں گی مما اور پاپا کہ ساتھ گھومنے جاؤں گی۔یہ کروں گی وہ کروں گی۔مگر میں ایک چیز کو بھول گئ تھی۔موت کو۔میں بھول گئ تھی کہ زندگی تو چھوٹی سی ہے کب ختم ہو جائے کچھ پتا نہیں۔لیکن جب مجھے میری بیماری کہ بارے

میں پتا چلا تو میں بہت ڈر گئی تھی۔ مجھے ڈر لگ رہا تھا کہ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو میرے خوابوں کا کیا ہو گا۔ کیا میں ایسے ہی اس دنیا سے چلی جاؤں گی اور ابھی بھی میں ڈرتی ہوں۔

وہ خاموش ہو چکی تھی شاید اس کہ پاس اور لفظ نہیں تھے یا پھر شاید وہ اس سے کچھ سننا چاہتی تھی۔

اپ کو پتا ہے میں pittsburgh سے یہاں واپس کیوں ایا؟

اس کا سوال سن کر وہ حیران ہو گئی یہاں بھلا اس کا کیا ذکر پھر نفی میں سر ہلا گئی۔

وہاں وہ میری پانچویں ہارٹ سرجری تھی پہلی چار بہت اچھی رہی تھیں اس لیے مجھ میں کانفیڈینس اگیا تھا یا پھر اپ اسے غرور بھی کہہ سکتی ہیں۔ وہ ایک چھوٹی سی بچی تھی کنڈیشن زیادہ کریٹیکل نہیں تھی اس لیے مجھے یقین تھا کہ یہ بھی کامیاب رہے گی مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا میری بہت کوشش کہ بعد بھی میں اسے بچا نہیں سکا اور وہ مر گئی۔

کچھ دیر کے لیے وہ خاموش ہو گیا۔ ہنزا اس کی اواز سے اس کہ درد کا پتا لگا سکتی تھی۔

کسی نے مجھے قصوروار نہ ٹھہرایا کیوں کہ وہ ایک قدرتی موت تھی مگر میں نہ چاہتے ہوئے بھی گلٹ میں چلا گیا مجھے لگا مجھ سے ہی کچھ غلطی ہوئی ہے میں نے پوری کوشش نہیں

کی۔ سینیر ڈاکٹرز نے مجھے بہت سمجھایا کہ یہ نیچرل چیز ہے مگر میں اس سے نکل ہی نہیں پارہا تھااس کی وجہ سے مجھ سے کوئی کام بھی نہیں ہوتا تھاہر جگہ اس بچی کا چہرہ سامنے اجاتا۔یہ سب دیکھتے ہوئے ارسلان نے فیصلہ کیا کہ ہم پاکستان واپس چلتے ہیں۔تب میں خود کچھ سوچنے کی حالت میں نہیں تھااس لیے اس کے ساتھ واپس اگیا۔یہاں اکر بھی میں کچھ خاص دھیان نہیں دے پارہا تھاکام پر۔پھر ایسے ہی ایک دن ہاسپٹل کہ باہر مجھے ایک فقیر ملاجو زور زور سے ایک ہی صدا لگا رہا تھا۔

سب کچھ اسی کا ہے۔سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

میں کافی دیر تک اسے غاہب دماغی سے سنتا رہا پھر مجھ پر انکشاف ہوا۔اس وقت مجھے ریالاہز ہوا کہ زندگی اور موت تو اللہ کہ ہاتھ میں ہے۔یہ زندگی اس کی دی ہوئی ہے وہ جب چاہے واپس لے لے۔ہمارا اس پر کوئی اختیار نہیں۔دوا بھی تب ہی اثر کرتی ہے جب اللہ چاہتا ہے۔ہم خدا نہیں ہیں نہ کبھی بن سکتے ہیں ہم تو بس ذریعہ ہیں حقیقی خالق و مالک تو وہی ہے جو شروع سے تھااور اخر تک وہی رہے گا۔ختم تو ہم نے ہو جانا ہے۔

اس دن سے میں چیزوں کو ایک نئے نظریے سے دیکھنے اور سمجھنے لگا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اج دونوں نے ایک دوسرے پر اپنے دل کھولے تھے اپنی اپنی طرح سے اور اب دونوں ہی ہلکا محسوس کر رہے تھے اور کسی قسم کا کوئی پچھتاوا یا ڈر نہیں تھا کہ میں نے اسے یہ سب کیوں بتایا۔ دونوں مطمئن تھے ایک دوسرے کا ہمدرد بن کر۔

"""_______________"""

حدید کہ بتانے کہ بعد مسسز زمان نے ہنزا سے ملنے کی خواہش کی جس پر حدید نے منع کر دیا کہ اسے اس سب کہ بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تو وہ ابھی اس سے نہ ملیں جس پر مسسز زمان نے اسے یقین دہانی کرائی کہ وہ اس سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کریں گی وہ بس اسے دیکھنا چاہتی ہیں۔ کچھ سوچنے کہ بعد حدید راضی ہو گیا اور انہیں ملنے کہ لیے بلا لیا۔

ڈیوٹی سے فارغ ہو کر وہ ادھر ہی ارہا تھا جب اس نے ضیا کو ہنزا کہ کمرے سے نکلتے دیکھا۔ اسے دیکھ کر حدید کہ ماتھے پر بلوں میں اضافہ ہو گیا اور وہ فورن سے پہلے اس تک پہنچا۔

یہاں کیا کر رہے ہو تم؟

اوہو تم بھی یہاں موجود ہو۔

میرے سوال کا جواب دو۔اب کی بار اس نے ذرا غصے سے پوچھا۔

ممی سے پتا چلا کہ تم کسی کو پسند کرتے ہو۔میں نے سوچا ہم بھی دیدار کر لیں کہ اخر وہ ہے کون۔ بائے داوے نائس چوائس مگر ایک مریض۔۔۔۔۔اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

بکواس بند کرو اپنی۔ یہ بچپن نہیں ہے۔نہ ہی وہ کوئی چیز یا کھلونا ہے جسے تم مجھ سے چھینوں گے اور میں تمہیں خوشی خوشی چھیننے دوں گا۔اس سے دور رہو ورنہ میں یہ بھول جاؤں گا کہ میرا تم سے کوئی رشتہ ہے۔اس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

حدید بیٹا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا مسسز زمان کی اواز سن کر وہ ان کی طرف متوجہ ہوا اتنے میں ضیا وہاں سے غاہب ہو گیا۔

کیا ہوا بیٹا؟انہوں نے اس کی غصے سے لال انکھیں دیکھتے ہوئے کہا۔

کچھ نہیں۔اپ بتایں مل لیا اپ نے۔

ہاں بہت ہی پیاری بچی ہے مجھے بہت خوشی ہے تمہارے لیے میں اور تمہارے بابا مناسب وقت دیکھ کر اس کہ والدین سے بات کریں گے۔

"________________"

اپ کو پتا ہے مما کل نہ ڈاکٹر حدید کی ممائی تھیں مجھ سے ملنے۔ شی از سو سویٹ۔ ہنزا سیب کھاتے کھاتے جو مسسز زمان اسے کاٹ کر دے رہی تھیں ساتھ ساتھ انہیں بتا رہی تھی۔

حدید بھی بہت پیارا بچہ ہے۔ مجھے اور تمہارے بابا کو گھر واپس جانے کے لیے اسی نے منایا تھا۔

سچ میں۔ اسے سن کر حیرت ہوئی۔

ہاں اس نے ہمیں سمجھایا تھا کہ اگر ہم یہاں رہیں گے تو تم کمزور پڑ جاؤ گی۔ یہ تمہاری جنگ ہے اور تمہیں اکیلے لڑنی ہے ہمیں تمہارا حوصلہ بڑھانا چاہیے تاکہ تم کامیاب ہو سکو۔

اچھا تو اسی لیے اپ اچانک سے مان گئے تھے۔

ہاں۔

اور میں سوچ رہی تھی کہ اپ میرے کہنے پر مانے ہیں۔

تمہاری بات مان ہی نہ لیتے ہم۔

اس کا مطلب میری کوئی اہمیت نہیں۔ناٹ فیر۔جائیں میں اپ سے بات نہیں کرتی۔

وہ دوسری طرف منہ کر کہ بیٹھ گئ۔

اچھا پہلے یہ کھالو پھر ناراض ہو جانا۔

مما۔کیا مما۔چپ چاپ کھاؤ ورنہ تمہاری بابا سے شکایت کروں گی۔

پھر سے وہی دھمکی یار مما کچھ نیا لے ائیں مارکیٹ میں۔نہ یہ پہلے کام کرتی تھی نہ اب کرے گی۔

اچھا بیٹا ماں کو ایسے بولو گی۔مسسز زمان نے تکیہ اٹھا کر اس کہ سر میں مارا۔

اچھا۔۔۔۔۔اچھا سوری۔اس نے کان پکڑتے ہوئے کہا اور پھر دونوں ہی ہنس دیں۔

"'________________________"'

موسم مکمل طور پر تبدیل ہو چکا تھا سردی اپنے قدم جما چکی تھی وہ جولائی میں یہاں ائی تھی اور اب نومبر چل رہا تھا۔وقت اتنی جلدی گزر گیا ایسا لگتا تھا ابھی کل کی بات ہو کہ وہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہاں صرف چیک اپ کے لیے ائی تھی اور پھر یہیں ایڈ میٹ ہو گئ۔اس سارے عرصے میں اس نے بہت کچھ دیکھا تھا اچھا برا لیکن ایک چیز بہت اچھی ہوئی تھی اسے زندگی جینے کا ایک الگ مطلب سمجھ ایا تھا۔اس کے علاوہ بہت اچھے لوگ ملے،اچھی اچھی یادیں اور بھی بہت کچھ ۔اب وہ کافی حد تک بہتر ہو چکی تھی جو کہ بہت اچھی بات تھی۔اج بہت دنوں بعد وہ حدید کہ ساتھ واک کر رہی تھی۔سردی ہونے کی وجہ سے اس نے اپنے گرد شال لے رکھی تھی اس کہ برعکس حدید نے کچھ نہیں اوڑھ رکھا تھا۔چلتے چلتے ایسے ہی اسے کچھ یاد ایا تو رک کر پوچھنے لگی۔

ڈاکٹر اپ سے ایک بات پوچھوں۔ہمیشہ کی طرح ایک بار پھر سے دوہرایا جانے والا جملہ۔

جی پوچھیں۔ہمیشہ کی طرح دی جانے والی اجازت۔

اپ مجھے اپ کیوں کہتے ہیں جب کہ میں اپ سے چھوٹی ہوں۔کتنا جلدی یاد ایا تھا اسے یہ پوچھنا۔

کیوں اپ کو اچھا نہیں لگتا؟اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

نہیں مجھے تو بہت اچھا لگتا ہے۔وہ جلد بازی میں کہہ گئی پھر احساس ہونے پہ جلدی سے بولی۔

نہیں۔۔۔۔۔نہیں

یعنی اچھا نہیں لگتا۔

ہاں۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے کہ ٹھیک لگتا ہے۔اسے سمجھ ہی نہیں ارہا تھا کہ کیا بولے اسی لیے جو منہ میں ایا بول گی۔جب کہ وہ کھل کہ مسکرادیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"________________"

گڈ نیوز۔۔۔۔۔۔گڈ نیوز۔۔۔۔۔۔۔۔گڈ نیوز۔ارسلان باہر سے ہی چلاتا ہوا اندر داخل ہوا جب کہ اس کی اواز سن کر ہنزا تو ڈر ہی گئی۔

اپ نے تو ڈرا ہی دیا۔اس نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

اور کیسی گڈ نیوز؟

تم بھی سنو گی نہ تو ایسے ہی خوش ہو گئی۔

اب بتا بھی دیں۔

ہمارے ہاسپٹل میں کانسرٹ ہو رہا ہے۔

سچ میں۔اس کی بات سن کر وہ فورن اٹھ کھڑی ہوئی۔

اور نہیں تو کیا۔

اپ جھوٹ تو نہیں بول رہے نہ۔اسے ابھی بھی یقین نہیں ارہا تھا۔

میں کیوں جھوٹ بولوں گا بھلا۔کل ہاسپٹل کی اینیورسری ہے اسی خوشی میں سب بچوں اور سٹاف کی فرمائش پر کانسرٹ ارینج کیا ہے۔یقین نہیں ارہا تو حدید سے پوچھ لو اس کے بتانے پہ تو فورن اجائے گا۔اس نے شرارت سے کہا۔

نہیں نہیں مجھے اگیا۔کتنا مزہ ائے گا نہ۔اس نے ایکسایٹڈ ہوتے ہوئے کہا۔

ہاں نہ۔ویسے اگر تم چاہو تو اپنی اس کزن کو بھی بلا سکتی ہو۔

اچھا جی۔چلیں اپ کہہ رہے ہیں تو بلا لیتی ہوں۔اس نے بھی اسی کہ انداز میں کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اچھا اب میں چلتا ہوں میرا کام تو ہو گیا۔ یہ کہہ کر وہ مزے سے جہاں سے ایا تھا وہیں سے چلا گیا۔

"________________"

کانسرٹ شروع ہونے والا تھا ہنزا ابھی تک نہیں ائی تھی حدید اس کو بلانے کے لیے جا ہی رہا تھا کہ وہ سامنے سے اتی دیکھائی تھی۔ ریڈ کلر کی لونگ ویسٹرن سٹائل فراک پہنے، بالوں کو سٹریٹ کیے، ہلکے پھلکے میکپ کہ ساتھ وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی حدید اسے یک ٹک بنا پلک جھپکائے دیکھے گیا۔اور نظریں تو ہنزا کی بھی نہیں ہٹ رہی تھیں اس پر سے۔ بلیک پینٹ کوٹ پہنے، بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے وہ ہینڈ سم لگ رہا تھا۔ ہنزا اب قریب اگئ تھی۔ ارسلان اسے دیکھتے ہوئے جلدی سے انصا کہ ساتھ بیٹھ گیا اس طرح بس حدید کہ ساتھ والی جگہ خالی رہ گئ۔ ہنزا اس جگہ پہلے نہیں ائی تھی یہ ہاسپٹل کا گراونڈ تھا جو کہ بیک سائیڈ پر بنا ہوا تھا۔ یہ ایک یونیورسٹی گراونڈ جیسا تھا۔ ہر طرف لائٹس لگی ہوئی تھیں سامنے بڑا سا سٹیج بنایا گیا تھا۔ سب کچھ بہت اچھا لگ رہا تھا۔

وہ حدید کہ ساتھ والی جگہ پر اکر بیٹھ گئ۔کانسرٹ شروع ہو چکا تھا۔گلوکار اپنے سروں سے سب پہ جادو چلائے ہوئے تھا۔

اپ اچھی لگ رہی ہیں۔حدید کی بات سن کر وہ بلش کرنے لگی اج سے پہلے اس نے کبھی ایسی کوئی بات نہیں کی تھی۔اسے سمجھ ہی نہیں ارہا تھا کہ کیا بولے اسی لیے چپ ہی رہی جب کہ وہ اپنی بات کر کہ ایسا بیٹھا تھا جیسے کہ اس نے تو کچھ بولا ہی نہیں۔

سنگر اب نیا گانا گا رہا تھا۔

اوہ!

کھیلاں نہ کدے وی

تیرے دل نال میں

ہر ویلے رکھاں تینوں

میرے نال میں

مر جاواں اوتھے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جھتے توں نہ ملے

جھوٹ نہ میں بولاں

کدے تیرے نال میں

سنگر گا رہا تھا اور حدید کو ایسے لگ رہا تھا جیسے ہنزا کہ لیے اس کہ جزبات کا اظہار ہو رہا ہو۔

میریاں جو گلاں

تینوں بری لگے

او گلاں کراں ہی نہ

تیرے ول ویکھاں

تینوں ہی میں ویکھاں

ہور ول منہ میں کراں ہی نہ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حدید اسی کی طرف دیکھ رہا تھا اسی پل ہنزا نے بھی اس کی طرف دیکھا زمرد انکھیں ہیزل براون انکھوں سے ٹکرا ہیں۔اور کبھی کبھی دل کرتا ہے کہ وقت رک جائے۔ کبھی اس لیے کیوں کہ اپ انے والے لمحے کا سامنا نہیں کرنا چاہتے ہوتے اور کبھی اس لیے کہ جو لمحہ اپ جی رہے ہوتے ہیں اپ نہیں چاہتے کہ وہ ختم ہو۔یہ لمحہ بھی ایسا ہی تھا۔جو شاید دونوں ہی نہیں چاہتے تھے کہ ختم ہو۔

ہو لمیاں لمیاں راتاں

تے راتاں دے وچ تو

میں تاں چاواں میرا

پرچھاواں بن جے توں

نیڑے نیڑے رکھ لے

ہاتھ پھڑ کہ مینوں

تو مینوں بھُلے نہ کدے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں نہ بھلاں تینوں۔۔۔۔۔۔

کانسرٹ ختم ہو چکا تھا سب لوگ اب اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کر کیک کٹنگ کے لیے جا رہے تھے۔ارسلان بھی انصا کو زبردستی ساتھ لے گیا۔جبکہ وہ دونوں ابھی تک وہیں بیٹھے تھے۔پھر کچھ دیر بعد حدید کی اواز سنائی دی۔

مجھے کچھ کہنا ہے اپ سے۔

میں سن رہی ہوں۔

کیا اپ شادی کریں گی مجھ سے؟اس نے اہستہ سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں اپ کو ابھی سے پسند نہیں کرتا بہت پہلے سے کرتا ہوں جب شاید مجھے خود بھی معلوم نہیں تھا۔میں نے پہلی دفعہ اپ کو کالج میں دیکھا تھا اور اس دن میں نے جھوٹ بولا تھا کہ مجھے ڈاکٹر فاروق سے پتا چلا اپ کی سکیچنگ کہ بارے میں اصل میں اپ کی ڈاہری میرے پاس ہے جو اس دن اپ وہیں چھوڑ گئی تھیں۔اس کہ بتانے پر ہنزا کو یاد ایا اس دن انصا اسے زبردستی کھانے کے لیے لے گئی تھی اور جلدی میں اس کی ڈاہری وہیں رہ گئی جب وہ اسے لینے کے لیے واپس ائی تو وہ وہاں سے غاہب تھی تو وہ اصل میں حدید زمان کہ پاس تھی۔

اپ نے جواب نہیں دیا۔

کیا بولوں۔وہ تو بے یقینی کہ عالم میں تھی اس طرح کی چیزیں جن پہ یقین کرنا مشکل ہو اس کہ ساتھ ہی کیوں ہوتی تھیں۔

کچھ بھی ہاں یاناں۔۔۔۔۔۔۔

مجھے ابھی اپنی ڈگری کمپلیٹ کرنی ہے۔بلا خر اس نے کچھ بولا۔

میں انتظار کر سکتا ہوں۔اس کہ کہنے پر وہ کچھ نہ بولی۔

تو کیا میں اسے ہاں سمجھوں۔حدید کہ پوچھنے پر وہ کچھ پل اسے دیکھتی رہی پھر دھیرے سے ہاں میں سر ہلا گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"________________"

چند سال بعد

پلیز ویلکم ڈاکٹر ہنزا سلطان ٹو کم اینڈ ریسیو دس اوارڈ۔ہوسٹ کہ کہنے پر پورا حال تالیوں سے گونج اٹھا اور وہ اپنی جگہ سے اٹھی وایٹ کوٹ پہنے گلے میں سٹھیتھوسکوپ

لٹکائے وہ اپنی مخصوص چال چلتے ہوئے سٹیج پر پہنچی اور اوارڈ لیا۔ہال ایک بار پھر تالیوں سے گونج اٹھا۔یہ اوارڈ اسے حال ہی میں ایسے کینسر پیشنٹز جو اپنا علاج نہیں کروا سکتے کے لیے کھولے گئے کلینک کی وجہ سے The Helper of Mankind کہ ٹاہٹل سے ملا تھا۔اس نے اپنی سٹڈی وہیں سے شروع کی جہاں سے چھوڑی تھی چونکہ وہ ہاسپٹل میں بھی پڑھتی رہی تھی حدید کی بدولت تو اسے زیادہ مشکل نہیں ہوئی تھی اور کچھ عرصے کی محنت کہ بعد وہ اپنے خواب کو پورا کرنے میں کامیاب رہی۔وہ اپنی سپیچ دے کر سٹیج سے اتری تو سٹاف کی ایک میمبر اس کے لیے پانی لے ائی۔

یہ نارمل واٹر ہے نہ۔ہنزا نے پوچھا۔

جی میم۔

تھینکس بٹ میں یہ نہیں پی سکتی۔میں اپنا پانی ساتھ لاتی ہوں تو میں گاڑی میں جا کر پی لوں گی۔اپنی صحت پر وہ کوئی کومپرومایز نہیں کرتی تھی کیوں کہ وہ 100% سہی نہیں ہوئی تھی اس لیے وہ خاص خیال رکھتی تھی۔

Clubb of Quality Content

اوارڈ لے کر وہ باہر نکلی تو اس کا موبائل بجنے لگا مما کالنگ لکھا دیکھ کر اس نے جلدی سے کال پک کی اور فون کان سے لگایا۔

شرم کر لو کچھ ھنزا اج تمہارا نکاح ہے اور تمہیں فرصت ہی نہیں مل رہی۔ کب سے میرے بیٹے کو انتظار کی سولی پر لٹکا یا ہوا ہے۔

اچھا جی وہ بیٹا تو پھر میں کون ہوں۔

تم ایک ظالم لڑکی۔ ان کی بات سن کر وہ مسکرا دی۔

اچھا میں ارہی ہوں بس ادھے گھنٹے تک پہنچ جاؤں گی۔ اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content!

میڈم اب گھر چلنا ہے۔ ڈرائیور نے اس سے پوچھا۔

نہیں پہلے PIMC چلو۔

جی اچھا۔ ڈرائیور کو کہہ کر وہ سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر بیٹھ گئی۔

میم ہاسپٹل اگیا۔ڈرہیوار کہ کہنے پر وہ گاڑی سے اتری اور اندر کی طرف قدم بڑھائے اب تو اسے سارے راستے حفظ ہو چکے تھے۔وہ سیدھا پارک والی ساہیڈ پر گی ُسب کچھ اج بھی ویسا ہی تھا جیسا کافی عرصے پہلے تھا جب وہ یہاں ائی تھی۔اب وہ پارک کے ایک حصے کی طرف بڑھ گی ُوہاں ایک چھوٹا سا بورڈ لگا تھا جس پر roses65 لکھا تھا۔وہاں پورے گن کر 65 گلاب کہ پھولوں کہ پودے لگے ہوئے تھے وہ سب ایک ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔ جیسے کہ پھولوں کا باغ ہو۔

وہ ان کو محویت سے دیکھتے دیکھتے ماضی کی یادوں میں پہنچ گی ُ۔اسے اج بھی یاد تھا جب اس نے پہلی دفعہ حدید سے اس بارے میں پوچھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈاکٹر اپ سے کچھ پوچھنا ہے۔

جی پوچھیں۔اس نے خوش دلی سے اجازت دی۔

میں نے سنا ہے cystic fibrosis کو roses65 کہتے ہیں ایسا کیوں؟

اس کے پیچھے ایک سٹوری ہے سنیں گی۔

بلکل۔

یہ 1965 کی بات ہے چار سال کا ایک بچہ تھا۔ اجس کا نام تھا Richard weiss اسے بھی یہی بیماری تھی ایک دن اس نے اپنی ماں کو اس بارے میں بات کرتے سنا تو ان سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے۔ اس کے پوچھنے پر اس کی ماں نے بتایا کہ اسے cystic fibrosis ہے جس پر اس کو غلط سمجھ ایا اور اس نے بول دیا roses65۔ تب سے اسے اس نام سے بھی پہچانا جاتا ہے۔

اووو تو ایسی بات ہے۔ ہنزا نے او کو لمبا کھینچتے ہوئے کہا۔

اس کہ بعد اس کے دماغ میں یہ پھول لگانے کا ایڈیا ایا اور اس نے ہاسپٹل اتھارٹی سے پرمیشن لے کر پارک کہ اس حصے میں انہیں لگایا۔ یہ باب اس کی زندگی کا خوبصورت باب تھا۔ وہ اُس وقت کو کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔

اگر اسے درد ملا تھا تو اسے ہمدرد بھی ملا تھا جو اب اس کا ہمسفر بننے والا تھا۔ اس کا خیال اتے ہی اس نے گھڑی دیکھی اور اپنے سر پر چپت رسید کرتے باہر کو دوڑ لگائی۔

ہم سب کو اپنی زندگی میں کسی نہ کسی ہمدرد کی ضرورت ہوتی ہے وہ ماں، باپ، بھائی، بہن، دوست کسی کہ بھی روپ میں ہو سکتا ہے جس سے ہم اپنا درد بانٹ سکیں، اپنے دل کی باتیں کہہ سکیں مگر ہر کوئی ہنزا سلطان کی طرح خوش قسمت نہیں ہوتا۔

'''________________________'''

ختم شد

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: